

لی ہوں

ہفت روزہ

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

40

محل اشاعت کا
32 وال سال



حکیم اسلامی کا پیغام
خلافت، اشدو کا نکام

تنظیم اسلامی کا ترجمان

کیم ۷ ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ / ۲۳ اکتوبر 2023ء

س

۶۹

میں مسلمانوں کے لیے کلمہ طیبہ پر منی
حکومت قائم کرنا چاہتا ہوں

وہ کہا عظیم نے انگتان سے واہی کے بعد موڑا جانقانی خان اور سودار عبد الرزق نصیر کی موجودگی میں مندرجہ بالا
بيان دیا تھا جو مابینہ "منوارہ" کراپی میں شائع ہوا۔

"میں انہن میں امیر انش زندگی بسر کر رہا تھا۔ اب میں اسے چھوڑ کر انہیاں لیے آیا ہوں کہ یہاں لا الہ الا اللہ
کی مملکت یعنی پاکستان کے قیام کے لیے کوشش کروں۔ اگر میں انہن میں رہ کر سرمایہ داری کی حمایت کر رہا پائیں تو اس کو
سلطنت برطانیہ جو دنیا کی عظیم ترین سلطنت تھی، مجھے اعلیٰ سے اعلیٰ مناصب اور مراعات سے نوازتی۔ اگر میں روں
چلا جاؤں یا کہیں بیٹھ کر سو شلزم، مار کر میں کیوں نہم کی حمایت شروع کر دوں تو مجھے ہر سے سے ہر ۱۰ غزال بھی مل سکتا ہے
اور دوست بھی، مگر علام اقبال کی دعوت پر میں نے دولت اور منصب دونوں کو تھج کر کے انہیاں میں مدد و آمد فی کی دشوار

مبشرات پاکستان

اللهم تک نہیں آئے اور اس میں اسلامی قوانین

زندگی بسر کرنا پائیں کہ پاکستان وجود میں آئے اور اس میں اسلامی قوانین

کا بول بالا ہو، کیونکہ نیا کی نجات اسلامی نظام ہی میں ہے۔

اس شمارے میں

رسوم و روانگی کی بے جا پائندی

منافقان اور مومنان طرزِ عمل اور ہم

فَإِنَّرْضَنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكُفَّارِ

حکیم اسلامی کی دعوتی سرگرمیاں

جزیشن وار فیز

وہشت گروہی کا خاتمہ گر کیسے؟



حضرت الوطاعیلہ اللہ علیہ السلام کی دعوت

الحمد لله
کتبہ سلام حمد
1056

سورة النمل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آیات: 54-58

وَلُؤْطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمَةَ أَتَأْتُونَ الْفَاجِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ۝ أَيْنَكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاءِ طَبْلَ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمَةِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا أَلَّا لُوطٍ مِّنْ قَرْبِيْكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَظَهَّرُونَ ۝ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدْ دَرَنَهَا مِنَ الْغَيْرِيْنَ ۝ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطْرًا فَسَاءَ مَطْرُ الْمُنْدَرِيْنَ ۝

آیت: ۵۳: «وَلُؤْطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمَةَ أَتَأْتُونَ الْفَاجِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ۝» ”اور لوط“ کو بھی (ہم نے بھیجا) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم فرش کام کرتے ہو تو تم دیکھتے بھی ہو!“

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ علی الاعلان اپنی مجلس کے اندر ایسی فرش حرکات کا رنکاب کرتے تھے۔

آیت: ۵۵: «أَيْنَكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاءِ طَبْلَ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝» ”کیا تم مزدوں کا رنگ کرتے ہو شہوت رانی کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر! بلکہ تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔“

آیت: ۵۶: «فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمَةِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا أَلَّا لُوطٍ مِّنْ قَرْبِيْكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَظَهَّرُونَ ۝» ”تو اس کی قوم کا کوئی جواب نہیں تھا مگر یہ کہ انہوں نے کہا: نکال باہر کرو لوط کے گھر والوں کو اپنے شہر سے۔ یہ لوگ بڑے پاکباز بنتے ہیں!“

آیت: ۵۷: «فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدْ دَرَنَهَا مِنَ الْغَيْرِيْنَ ۝» ”تو ہم نے نجات دی اس“ کو اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی بیوی کے جس کے بارے میں ہم نے طے کر دیا تھا کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی۔“

آیت: ۵۸: «وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطْرًا فَسَاءَ مَطْرُ الْمُنْدَرِيْنَ ۝» ”اور ان کے اوپر ہم نے ایک بارش بر سائی، تو بہت ہی بڑی بارش تھی جو ان لوگوں پر بر سائی گئی جن کو خیر دار کر دیا گی تھا۔“ یعنی ان پر پھر وہ کی بارش بر سائی گئی اور ان کی بستیوں کو توبہ بالا کر دیا گیا۔ یہاں پر اس سورت کا انباء الرسل کا حصہ بھی اختتم پذیر ہوا۔ اب اس کے بعد کچھ حصہ اللہ کیر بالاء اللہ پر مشتمل ہے اور یہ اس سورت کا بالکل مفرد انداز ہے۔



درست
حدیث

عَنْ عَمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَلَمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوْكِيلِكُلِّ الْكَلِّيْرِ كَمَا تَيْرِزُقُ الظَّلِيْرِ). تَعْدُونَ بِخَاصَّاً وَتَرْجُونَ بِعَلَيْاً)) (مسند احمد)

حضرت عمر بن الخطاب روايت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم اللہ پر بھروسا کرو جیسا کہ بھروسا کرنے کا حق ہے تو وہ تم کو اس طرح رزق دے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ صح کو خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو شکم بیرا اپس آتے ہیں۔“

تفسیر: جس طرح پرندے صح کے وقت خالی پیٹ رزق کی تلاش میں نکلتے ہیں اور شام کو فر جاں و شاداں اپنے گھوٹلوں کو لوٹتے ہیں، اسی طرح مسلمانوں کو حکم ہوتا ہے کہ وہ زندگی کے بر میدان میں محنت و مشقت سے کام لیں مگر بھروسا اللہ تعالیٰ پر کریں تو ان کی کامیابی تھی ہو جائے گی۔ امن کی حالت ہو یا جنگ کی کیفیت و محنت و مسلطی ہو یا مرض اور شفا، ان کا بھروسا صرف اور صرف خالق کا نات کا نات پر ہوتا جائے۔

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكُفَّارِينَ

یہودی ایک عجیب مخلوق ہے، یقوم انتہائی محنتی اور ذہین فظیں ہے۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ ان کی یہ صفات اکثر محنتی کاموں میں صرف ہوئیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے خیر میں شر اور فساد گندھا ہوا ہے۔ تاریخ کو تو بھلا کیا اور جھلایا بھی جاسکتا ہے۔ لیکن انسانوں پر نازل ہونے والی مقدس ترین کتاب میں جس کے مصدقہ ہونے اور ہر لحاظ سے تحریف سے پاک ہونے کی گواہی اللہ تعالیٰ دیتا ہے، وہ یہود یوں کے فتنہ پر اور شر اُغیز ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔ انہوں نے انبیاء ﷺ کو ناحق تلقی کیا۔ انبیاء ﷺ پر اور ان کے اہل خانہ پر شرمناک الزام لگائے۔ اردو میں ایک بڑا معنی خیز جملہ ہے وہ یہ کہ کسی کا فساد کی جڑ ہوتا۔ یہ ضرب المثل ان پر صدقی صد منطبق ہوتی ہے۔ یہ حضرت موسیؑ پر ایمان لائے، لیکن ان کی عارضی عدم موجودی میں بچھڑے کو معبدوں بنالیا۔ انہوں نے جاتی اور محلی آنکھوں سے مجرم دیکھ پھر بھی حضرت موسیؑ کی تافرانی کی اور جنگ لانے سے انکار کر دیا۔ بلکہ طعنہ دیا کہ جاؤ تم اور تمہارا اللہ جنگ کرو ہم اپنی جگہ سے جہنم کرنے والے نہیں ہیں۔ یہ انسانی تاریخ کی واحد قوم ہے جس پر براہ راست آسان سے قابل خورد رزق کی بارش ہوئی ہے من و سلوکی کہا جاتا ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی انتہائی لاذیقی قوم تھی لیکن ان کی نافرمانیاں بلکہ اللہ سے بفاوت ختم نہ ہوئی اور بالآخر انہوں درگاہ ہو گئی۔ اس کے بعد صحیح معنوں میں ایک ایسے دہشت ناک گروہ کی صورت اختیار کر گئے جو دنیا بھر میں منتشر ہو گیا۔ جو دنیا میں جگ جگ خوزیر یزدگنگوں کا بازار گرم کرتا تھا تو مولوں کو ایک درمرے سے لٹا تھا۔ ہر جا انہوں نے دنیا میں اس کو سکون کو تخت و تاریخ کیا۔ لیکن انہیں بھی آج تک سکون اور اطمینان نصیب نہیں ہو سکا۔ ان کی دیرینہ تاریخ میں عروج بھی ہیں اور زوال بھی لیکن ہم ان کی تاریخ کا جائزہ صرف باض قریب سے لیتے ہیں۔

1917ء میں بالقوہ ڈیبلکریشن کے ذریعے پہلی بار ان کی فلسطین میں ایک ریاست کا تصور دیا گیا۔ بالغور برطانیہ کا وزیر خارج تھا۔ اس نے اپنی پارلیمنٹ میں صہیونی ریاست کا تصور پیش کیا اور ساتھ ہی یہودی لا رہ رو تھے چاندہ، جو باس آف لارڈ زکر کن تھا، اس کو باقاعدہ ایک خط لکھ کر اپنی کارستنی کی اطلاع بھی کی۔ کیا جس طرح انگریز نے کشیمیر کے مسلمانوں کی پیٹھی میں خیبر گونب پر کارکشیر یوں کو بھارت کا خلام بنا کر مسلمان دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ اسی طرح اس سے تین دہائیاں پہلے فلسطین میں صہیونی ریاست کا تصور دے کر فلسطینی مسلمانوں کے سینے میں بھی خیبر گونب تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب سے انگریز انگلستان کی سرحدوں سے باہر نکلا ہے اس نے ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کو تاریک کیا ہے۔ یہودی دنیا میں کیا کیا کھیل کھیلتا رہا ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں اس کا کردار اسے بالکل واضح کر دیتا ہے۔ جنگ عظیم دوم میں دونوں مختار فریقوں لئے جرمی اور برطانیہ کی پشت پر ایک ہی یہودی خاندان تھا جڑاں ای اور جنگ بڑھانے میں دونوں کی پشت پناہی کر رہا تھا۔ امریکہ اس وقت اگرچا ایک عالیٰ قوت بن چکا تھا، لیکن اس جنگ کو میدان سے باہر رہ کر یکھر پا تھا۔ یہود یوں نے پرل بار بر کا واقعہ کروائے اسی کے وہ جنگ میں کوئے نہ پر مجبور کر دیا۔ ہم قارئین کو صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ دنیا میں جنگ وجہ اور خوزیر یزدی کرواتے رہنا یہ یہود یوں کا پسندیدہ مشغل ہے۔

درحقیقت وہ سمجھتے ہیں کہ دنیا اگر جنگ وجہ میں رہے گی تو آگے بڑھنے کے موقع ملے رہیں گے۔ آج ہم اگر دنیا کا نقشہ اور اس میں یہود یوں کی حیثیت کو جانچ لیں تو ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ شیطانی قوت بڑی کامیابیاں سیکھ رہی ہے۔ ایک اور حقیقت کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کروانا بہت ضروری ہے۔ پاکستان اگست 1947ء کو معرض وجود میں آیا اور اسرائیلی ریاست میں 1948ء میں ایک ناسور کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ گویا پاکستان اسرائیل سے 9 ماہ پہلے قائم ہوا۔ ذاکر اسرائیل فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہر یاری کا علاج

ہدایت حلال و حرام

تاخذل حرام کی ہماری خیالیں ہو پھر استوار
الگھیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا تائب جگہ

تنظيم اسلامی کا ترجیحان نظم حلال و حرام کا نقیب
بانی: اقتدار احمد رحوم

کیم تا 7 ربیع الثانی 1445ھ جلد 32
17 تا 23 اکتوبر 2023ء شمارہ 40

مدیر مسئول حافظ عاکف سعید

مدیر ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون فرید اللہ مرتو

نگران طباعت: شیخ حسین الدین

پبلیشور: محمد سعید اسعد طابع: بشید احمد چودھری
طبع: مکتبہ جدید پر لیکن، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی و فرعی تحریکیں اسلامی

”دارالاسلام“ ملکانہ روڈ ڈیونگ لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800
فون: 042 35473375-78
E-Mail: markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36۔ کنال ٹاؤن لاہور 54700
فون: 03-35869501-03
نک: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زد تعاون

اندرونی ملک 800 روپے

بیرون پاکستان

امریکہ: کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انگلستان، ایرلینڈ، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)

ڈرافٹ: میں آرڈر یا پی اے آرڈر

مکتبہ مرکزی الجمیع خدام القرآن کے عنوان سے ارسال
کریں۔ چیک قووں نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون تھا حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر تفقیہ ہونا ضروری نہیں

بیماری سے پہلے طہور میں لے آتا ہے۔ اسرائیل ایک بیماری ہے اور پاکستان اُس کا علاج ہے جو کچھ پہلے دریافت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے اس تصور بلکہ خواہش کی تخلیق کرے و گرئے زمینِ حقائق تو یہ ہیں کہ خود پاکستان کو اس وقت جتنی بیماریاں لاحق ہیں اور سب کی سب اپنوں کی پیدا کر دے ہیں۔ پاکستان کا جانیر ہونا بھی مجرحہ لگتا ہے۔ بیماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو تاقیامت رکھے اور اسرائیل کو زمین کی پیٹھیخے زمین کے پیٹھ میں دھکیل دے۔ آمين ثم آمين!

آگے بڑھنے سے پہلے ہم آپ کو ایک عبرت آموز حکایت سنانا چاہیں گے۔ یہ کہانی یوں ہے کہ ایک شخص ایک درخت کی جڑوں پر کلباز اچال رہا تھا جس سے درخت آہستہ آہستہ کتنا چلا جارہا تھا۔ کسی نے درخت سے پوچھا کہ تم اتنے بڑے درخت ہو اور ایک چھوٹا سے کلباز نہیں کتنا چلا جارہا ہے۔ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ تو درخت نے جواب دیا تم دیکھو جو بلیڈ مجھے کاٹ رہا ہے اُس کی پشت پر میرا ہی بھائی (کلباز) کے بلیڈ کے پیچے لکڑ کا دست ہوتا ہے جس کے بغیر کلباز کاٹ نہیں سکتا۔ ورنہ اس بلیڈ کی کامیابی کا مجھے کاٹ کے۔

آج مسلمان ریاستیں خاص طور پر ان کے حکمران اسرائیل کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ ہماری دولتی پالیسیاں اس طرح کی ہیں کہ ایک طرف 'امت مسلمہ' کو رٹ لگاتے ہوئے ہماری زبانی میں سوکھ رہی ہیں اور دوسری طرف کہیں فلسطینیوں کی نسل کشی کرنے میں اسرائیل کی مدد کرتے نظر آرہے ہیں اور کہیں پاکستان افغان بھائیوں کو ملک بدری کے نوٹس جاری کر رہا ہے اور پھر یہ کہ اس کے لیے وقت اتنا کم دے رہا ہے کہ اتنے وقت میں توکوئی کرایہ دار مکان یادگار کان خالی نہیں کرتا۔ پھر یہ کہ یہ حکم صرف افغانیوں کے لیے ہے حالانکہ لاکھوں بنگالی کمی و درسے ممالک کے لوگ غیر قانونی طور پر پاکستان میں رہ رہے ہیں۔ یہ اس لیے کہ ہمارا "چاگورا" اصل حکمران پاکستان اور افغانستان میں کشیدگی اس خطے میں اپنے ابجدنے کو آگے بڑھانے کے لیے ضروری سمجھتا ہے۔ افغانیوں کو ضرور افغانستان بھیجنیں لیکن ایسے احسن طریقے سے جو بھائی کو بھائی سے اختیار کرنا چاہیے۔ بہر حال افغانیوں کا ذکر تو جملہ مفترض کے طور پر آگیا تھا اصل بات یہ ہے کہ فلسطینیوں کی بڑی اکثریت کا غیر ابھی سوانحیں ہے۔

17 اکتوبر کو صبح سویرے حماس کے رضا کار جا بازوں نے اسرائیل پر کاؤنٹوں کی بوچھاڑ کر دی۔ پچھے سر فروشوں کو چھاتوں کے ذریعے اسرائیل کے اندر اتارا اور ایسا بزرگ سوت محملہ کیا کہ قوت طور پر تو اسرائیل ہوش و حواس کھو جیتا۔ جگہ جگہ عمارتوں میں آگ لگ گئی اور وہ گرفتی ہوئی نظر آگئیں۔ یہودی اپنی آبادیوں سے اندازہ ہند بھاگ رہے تھے۔ کئی اسرائیلی فوجی حماس نے یرغال بنالیے۔ حقیقت یہ ہے کہ فوجی قوت اور ہر قسم کے وسائل کے حوالے سے اسرائیل اور حماس کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ فلسطینیوں کی تنظیم حماس نے جس منظم اور ازاد دار انداز میں اسرائیل پر حملہ کیا ہے اور حس جرأت، دلیری اور بہادری سے وہ جنگ لڑ رہے ہیں، اُسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ خاص طور پر جب علم ہو کہ دشمن کی قوت کس قدر زیاد ہے اور اُسے عالمی قوتوں کی حمایت بھی حاصل ہے۔ یہ جانوروں کا عظیم مظاہرہ ہے۔ ایسا جذبہ جو

صرف اللہ تعالیٰ کی تائید سے ہی حاصل ہو سکتا۔ انہوں نے ان مسلمان حکمرانوں کی غیرت کو ایک تازیہ مارا ہے جو اسرائیل سے ہر قسم کے تعلقات قائم کرنے کے لیے مرے جارہے تھے۔ انہوں نے خاص طور پر عرب یوں کو یہ سبق سکھایا ہے کہ گینڈر کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے۔ آزادی کی کوئی قیمت نہیں ہے اور غالباً سے موت بہتر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عرب یوں اور مسلمانوں کی دشمنوں نے یوں تو پہلے ہی اسرائیل کو کم از کم ظاہری طور پر ناقابل شکست قوت بنادیا ہوا ہے۔ اس کے بعد بھی ایک بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ امریکہ اور یورپ جیسی اسلام دشمن قومیں مسلمان حکمرانوں کی طرح ڈھکی چھپی ہوئی اور ذریں ہمیں ہوئی ہاتھیں نہیں کریں گی اور کسی جھوٹے سچے امن کی علمبردار نہیں ہیں گی بلکہ ہر دم اسرائیل کی حمایت میں فعال کردار ادا کریں گی۔ امریکہ تو اپنا بھری یہ اقریبی سندھر کی طرف روانہ کر چکا ہے۔ امریکہ کا ماضی اور حال کا طرز عمل بتاتا ہے کہ وہ اسرائیل کے دفاع کو امریکہ کا دفاع گردانے ہوئے کسی بھی قسم کا قدم اخنانے سے گریز نہیں کرے گا۔ برطانیہ امریکہ کے نائب کارول ادا کرتا ہے اور فرانس کو اسلام سے خداوسط کی دشمنی ہے۔ ایران دنیا کا واحد ملک ہے جو حساس کے حق میں کھل کر بولا ہے۔ باقی سب اسلامی ممالک ہمیو پیٹھک بیان بازی کر رہے ہیں۔ 1973ء کی عرب اور اسرائیل جنگ میں پاکستان نے اپنے پائلٹ بھیجے تھے جنہوں نے صدقہ ناج دیے تھے۔ اس وقت ذوالقدر علی بھٹو پاکستان کا وزیر اعظم تھا، جس نے بعد ازاں لا ہو رہیں ملت اسلامیہ کا سرا برائی احلاس بھی منعقد کروایا تھا۔ لیکن سفید سامراج کب کسی مسلمان ملک کو آزادانہ خارج پالیسی کا حق دار سمجھتا ہے۔ اس کا انعام تختہ دار ہوتا ہے یا اپنے ہی ملک میں وہ پس زندان چلا جاتا ہے۔ پھر یہ کہ دنیا میں امن قائم کرانے والی اقوام متحده اور سلامتی کو نسل جیسی تنظیمیں سفید سامراج کے گھر کی کیزیں بن چکی ہیں۔ ان تنظیم کی تاریخ یہ ہے کہ یہ اس وقت تک کوئی عملی کارروائی نہیں کرتیں جب تک طاغونی قومیں مسلمانوں پر حاوی رہ جاؤں۔ بعد میں یہ گونگلوؤں سے مٹی مجاڑنے والی کارروائی کرتی ہیں۔ قصہ کوتاہ حساس کا اللہ کے سوا کوئی نہیں۔

امت مسلمہ با تھک پر با تھدھر بیٹھی ہے اور اللہ بھی اس قوم کی حالت نہیں بدلتا، جسے اپنی حالت خود بدلنے کا خیال نہ ہو۔ امت مسلمہ کا حال یہ ہے کہ اللہ کی نافرمانیاں اور ممکن مایاں کرتی ہے، پھر اللہ سے دعا نہیں بھی مانگتی ہے۔ اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو کہتے کچھ اور کرتے کچھ ہیں۔ بہر حال ہم مایوس تو ہرگز نہیں، لیکن آثار بتاتے ہیں کہ اسرائیل کا زمینی بقضیۃ بھی (اللہ نے کرے) بڑھے گا اور قتل و غارت بھی بڑھے گی۔

ہم تو اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے دعا کریں گے کہ اللہ اتمام تر گناہوں، غفلتوں اور کوتاہیوں کے باوجود ہمارے مسلمان بھائیوں کی غیب سے مدد فرم۔

ہم سمجھتے ہیں اس جنگ سے یہ فائدہ تو لازماً پہنچا گا کہ جن مسلمان ممالک خاص طور پر عرب بوس کو امن اور اسلامی دوستی کا بخار چڑھا ہوا تھا، انہیں کچھ افاق ہو گا۔ شاید ان کی آنکھیں کھل جائیں، شاید خوبیِ ردعمل ان کی سوچ بدلنے میں معاون ثابت ہو۔ اللہ مسلمانوں کو ہدایت دے اور اپنے دشمن کو پیچانے کی صلاحیت اور توفیق دے۔ امین یارب العالمین!

منافقانہ اور مومنانہ طرز عمل اور ہم



مسجد جامع القرآن، قرآن آکیڈمی، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے 106 اکتوبر 2023ء کے خطابِ جمعہ کی تخلیقیں

میں ایمان نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کا طرز عمل منافقانہ ہوگا یعنی وہ خیر و بھائی کی دعوت دینے کی بجائے لوگوں کو بدی اور برائی کی راہ پر لگاتے ہیں اور نیکی اور خیر کے کاموں سے روکتے ہیں۔ اس تناظر میں آج ہم اپنا اپارائپنے گرد و پیش کا جائزہ لیں کہ کیسی کیسی دعوتیں چلتی ہیں، کہ کن ممکرات کی طرف بلایا جاتا ہے۔ ایک سابق حکومت کے دور میں لاہور کی معروف مسجد میں گانے کی شونٹنگ کی گئی اور پوری دنیا کو دھکائی گئی۔ سنده حکومت نے قرآن کے سلسلہ کو نصاب میں شامل نہیں کیا لیکن ڈائس سکھانے کے لیے سینکڑوں ٹیچرز کو بھرتی کر لیا گیا۔ اسی طرح دوست احباب کے درمیان شیئرنگ کا جائزہ لے لیں، دونیں میں کتنی مرتبہ نیکی اور بھائی کے کاموں پر ڈسکشن ہوتی ہے، جبکہ برائی اور بے حیائی کے کاموں کی کس قدر شیئرنگ ہوتی ہے؟ بے حیائی اور فاشی پر بینی ڈائس پارسیز اور کنسٹریٹس کی دعوت دی جاتی ہے، گھروں میں بینیاں اگر پر دہ کرنے لگ جائیں تو ان پاپ ان کو روک دیتے ہیں، کتنی مرتبہ لڑکے اکتاء سنت میں واڑھی رکھ لیتے ہیں تو والدین پر بیڑہ ال کرافٹ کروادیتے ہیں۔

آج پوری قوم نے پھوں کے ہاتھ میں سارث فون

دے دیے ہیں جہاں دنیا جہاں کی بے حیائی، فاشی اور بدکاری کی دعوتیں موجود ہیں اور اس سے آگے بڑھ کر اخلاق کا یہ زخمی ہونے اور عقیدے تک ضائع ہو جانے کے معاملات آجاتے ہیں، اس سارے تناظر میں آج ہم کہاں کھڑے ہیں، ذرا اپنا جائزہ لیں کہ کہیں ہمارا طرز عمل منافقین والا تو نہیں ہے؟ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ ضروری ہے کہ ہم اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کریں اور ہم میں سے ہر ایک شخص اور ہر ایک ادارہ اپنی

یعنی مومنین آپس میں ایک دوسرے کے دوست اور خیر خواہ ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو نیکی کی تلقین کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں لیکن منافقین کے بارے میں اولیاء کا لفظ نہیں آیا۔ کیونکہ یہ عارضی دنیا کے غلام اور بندے ہیں البتا ان کا تعلق بھی عارضی اور وقتی نوعیت کا ہے۔ فرمایا کہ یہ ایک دوسرے میں سے ہی ہیں۔ یعنی ان کی حرکتیں ایک جیسی ہیں، ان کا منافقانہ طرز عمل ایک جیسا ہے۔ ان کی دنیا پرستی ایک جیسی ہے، دین سے، خیر سے، نیکی سے، بھائی سے، رونما اور برائی کی طرف بنانا ایک جیسا ہے۔ بلکہ یہ ان کا مشترک mission ہے۔ اسی لیے آگے فرمایا:

﴿يَأَمْرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَا عَنِ الْمَعْرُوفِ﴾
”یہ بدی کا حکم دیتے ہیں اور نیکی سے روکتے ہیں۔“

مرتبہ: ابوابراهیم

جبکہ اس امت کو کس لیے کھوا کیا گیا تھا؟
”تم وہ بہترین امت ہو ہیے لوگوں کے لیے برپا کیا گیا
ہے، تم حکم کرتے ہو نیکی کا اور تم روکتے ہو بدی سے۔“

(آل عمران: 110)

امت کا mission تو یہ ہے۔ جوچے اہل ایمان ہیں وہ تو اس مشن میں اپنی زندگیاں لگائیں گے لیکن جو محض زبان سے ایمان کا دعویٰ کرنے والے ہیں، ان کے دل میں ایمان نہیں ہے۔ جیسا کہ جو منافقین دو نبوی سلسلہ تبلیغ میں تھے، ان کے بارے میں قرآن یہ بھی کہتا ہے:
﴿لَعَنْهُمْ أَوْلَيَا بَغْضَةٍ﴾ (آل توبہ: 71)
”(مُونِ مرد اور مُونِ عورتیں) یہ سب ایک دوسرے دل ایمان نہیں لائے ہیں۔“

یعنی وہ صرف زبان سے اقرار کرتے تھے جبکہ ان کے دل

خطبہ مسنوئہ اور تلاوت آیات کے بعد قرآن حکیم کتاب ہدایت ہے اور یہ ساری انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے Manual of the life ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جا بجا قرآن حکیم میں اپنے محبوب بندوں کی صفات کو بیان کیا اور جا بجا ایسے لوگوں کا بھی تذکرہ فرمایا ہے جن پر اللہ کا غضب ہوا اور روزِ محشر جن سے اللہ کی رحمت دور ہو گی۔ دونوں گروہوں کے طرز عمل کے بیان کا مقصد یہ ہے کہ ہم غور کریں، اگر مومنوں والے اوصاف ہمارے اندر موجود ہیں تو اللہ کا شکردا کریں، مزید کی توفیق مانگیں اور اگر ہمارے اندر منافقین، مغضوبین اور ضالیں والا طرز عمل ہے تو اس کو ترک کر دیں اور صراطِ مستقیم پر واپس آنے کی کوشش کریں تاکہ انعام یافت لوگوں میں ہمارا شمار ممکن ہو سکے۔ آج ہم اسی موضوع پر سورۃ التوبہ کی آیات 167 اور 71 کا مطالعہ کریں گے جہاں ایک طرف منافقین کا طرز عمل اور ان کے انجام بد کا تذکرہ ہے اور دوسری طرف مومنین کی صفات اور ان کو ملنے والے انعامات کا بیان ہے۔ دونوں کا موازنہ ہیں جس غور و مگر کی دعوت دے رہا ہے اس پر بھی کلام ہو گا۔ ان شاء اللہ۔ فرمایا:

﴿الْمُنْتَقِفُونَ وَالْمُنْتَفَقُونَ بَعْضُهُمْ قِنْ بَعْضٍ﴾
”منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے میں سے ہیں۔“
الغایق استعمال کرتا ہے:
﴿لَعَنْهُمْ أَوْلَيَا بَغْضَةٍ﴾ (آل توبہ: 41)
”(مُونِ مرد اور مُونِ عورتیں) یہ سب ایک دوسرے دل اکیلہ ہیں۔“

وئی ذمہ داری سمجھتے ہوئے کچھ تو لوگوں کو contribute کرنے کی کوشش کریں۔ یہ اشرافیہ جو انگریز ہم پر مسلط کر گیا شروعِ دن سے ساری م瑞اعات اس کے لیے ہیں اور سارا بوجھ غریب عوام پر ہے۔ آج قوم مشکل میں ہے تو اس اشرافیہ میں سے کچھ تو آگئیں اور کہیں کہم اضافی تشوہ، م瑞اعات یا اتنا حصہ قوم کے لیے وقف کرتے ہیں۔ کم از کم اتنا حصہ جو ان کی عیاشیوں، خضولیات اور بعض مرتبہ ناجائز کاموں پر خرچ ہوتا ہے وہ تو مخلوق خدا کے حوالے کرنے کی ہمت پکڑیں۔

سورہ توبہ اس تناظر میں نازل ہوئی تھی کہ مدینہ میں
اسلامی ریاست قائم ہو چکی تھی اور رومان ایسپاڑ کے ساتھ

خلاف گواہی دیں گے۔
 ۶۰- میں تحدیث اخبار ہا (ا) (اہزاد)
 ”اُس دن یا اپنی بھرپور سائنسے گی۔“
 اور لکھا ہو نامہ اعمال پیش کرو یا جائے گا:
 ۶۱- افرا کتبک ط کلپی پنفیسک الیوم علینک
 حسینیتا (ب) (ب) اسرائیل ”پڑھ لو اپنا اعمال
 نامہ! آج تم خود ہی اپنا حساب کر لینے کے لیے کافی ہو۔“
 اپنے نامہ اعمال کو پڑھ کر انسان خود جان لے گا کہ وہ دنیا
 میں کیا کر کے آیا ہے۔ آج ہمارا معما شرہ جبر کے تحت ہے،

لوگ بے چارے سک سک کرجی رہے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی ہے وہ اپنی اخلاقی اور

جگہ پر اپنی ذمہ داری ادا کرے کیونکہ ہر ایک سے اس بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر شوہر ہے تو یہوی کے بارے میں جواب دہ ہوگا، باپ ہے تو اولاد کے بارے میں حکمران ہے تو رعایا کے بارے میں جواب دہ ہوگا کہ جہاں تمہارا اختیار قائم نہ برائی سے روکا؟ یعنی کام حمل دیا اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر شخص اپنی رعیت پر گھبیاں ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“

وہ لوگ کہ جن کے سامنے دین کا جامع تصور و اخراج
ہو جائے کہ دین صرف انفرادی زندگی کے معاملات کے
حوالے سے رہنمائی نہیں دیتا بلکہ یہ زندگی کے تمام گوشوں
کے لیے رہنمائی دیتا ہے اور یہ اپنے مانے والوں سے
اتفاقاً کرتا ہے کہ وہ خود بھی اللہ کی بندگی کریں، دوسروں
کو بھی اللہ کی بندگی کی دعوت دیں اور بندگی والے نظام
قائم کرنے کی جدوجہد بھی کریں۔ یہ بات جن کی سچی
میں آجائے وہ بھی اگر دنیا کی محبت میں ڈوب کر اللہ کے
دین کے تقاضوں سے فرار اختیار کرتے ہیں تو قرآن الہ
کے اس طرزِ عمل کو بھی مرض اور نفاق قرار دیتا ہے۔ یعنی اللہ
کے دین کی دعوت اور اقامت دین کی جدوجہد سے
راہ فرار اختیار کرنا بھی منافقان طرزِ عمل ہے۔ احادیث میں
منافقین کی کچھ علامات بھی بیان ہوئی ہیں جیسے جھوٹ بولانا
و وعدہ خلافی کرنا، خیانت کرنا، جھگڑا ہو جائے تو کام گھوڑا
کرنا غیرہ۔ آگے فرمایا:
﴿وَتَبْهَضُونَ أَيْدِيهِمْ ط﴾ ”اور اپنے ہاتھوں کو بن
کر تھا۔“

رے ہیں۔
منافقین پر اللہ کی راہ میں خرچ کرتا بڑا بھاری گزرتا ہے
کیونکہ دل میں یقین نہیں ہوتا۔ اسی طرح سورۃ النساء میں
بیان ہوا ہے کہ منافقین پر اللہ کی راہ میں بھرت کرتا اور
مقابل کرتا بھی بڑا بھاری گزرتا ہے۔ اُن کا مزاد اس پر
آمادہ نہیں ہوتا۔ آج کتنے صاحبِ رکو ڈیں جو عشرہ ادا نہیں
نہیں کرتے، کتنے زمیندار، جا گیر دار ہیں جو عشرہ ادا نہیں
کرتے۔ وہ کسی انتہا سے ذمہ دار نہیں۔

((ان فی المآل لحقاً مسوی الزکاء))
 آج کتنے لوگ ہیں جو قبیلوں، بیواؤں اور مستحقین ہیں
 خرچ نہیں کرتے بلکہ مستحقین کا حق کھا جاتے ہیں، دنیا میں
 کتنا ہی خود کو بچالیں چھپائیں، لیکن روزی قیامت خود ان کے
 باختی، بیوی، زبان اور ان کے دوسراے اعضاً ان کے

شجاع الدين شيخ

علم کفر ملت واحدہ بن کر مسلمانوں کو لکار رہا ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ غزہ کی محلی جیل میں محصور اور مظلوم مسلمانوں نے قابض صہیونیوں کو ارض مقدس سے نکال باہر کرنے اور اسرائیلوں سے اپنے علاقے واپس لینے کے لیے جوابی اقدام کیا ہے۔ فلسطینیوں کو پورا حق حاصل ہے کہ وہ پون صدی سے مسلسل جاریت کا ارتکاب کرنے والے اسرائیل کے خلاف جوابی کارروائی کریں۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ جنہوں ایمانی سے سرشار نبی فلسطینی مسلمانوں پر اسرائیل وحشیانہ بمباری کر رہا ہے۔ اسرائیل کے تمام صہیونی شہری عسکری طور پر تربیت یافت اور قابض فوج کا حصہ ہیں وہ غزہ کا مکمل محاصرہ کر چکے ہیں اور جنگ کا باقاعدہ حصہ ہیں۔ غزہ کے بیس لاکھ سے زائد شہریوں کو شایع خورد و نوش، ادویات، بجلی، گیس اور پانی سمیت تمام بینا وی ضروریات زندگی کی ترسیل روک دی گئی ہے۔ بدقتی سے مسلمان ملک مصر، غزہ کے حاضرے میں اسرائیل کا باتھ بٹا رہا ہے۔ مغربی ممالک کے حکمران اور میڈیا دن رات ہر سڑک پر اور ہر طریقے سے اسرائیل کی بھرپور مدد کر رہے ہیں۔ وحشیانہ اسرائیلی نظام کے خلاف اور فلسطینیوں کے حق میں اتحادی جانے والی ہر آزاد پرختی سے پابندی لگادی گئی ہے۔ لیکن مسلمان ممالک کے حکمران کھل کر اسرائیل کی نہست تک نہیں کر رہے چ جائیکہ فلسطینی مسلمانوں کی مدد کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ حرم مکی اور حرم مدینی کے بعد بیت المقدس مسلمانوں کے لیے مقدس ترین مقام ہے جو ہمارا قبلہ اول بھی ہے۔ لہذا فلسطین کی سرزی میں اور وہاں یعنی والے مسلمانوں کا دفاع اور ان کی مدد، دنیا بھر کے مسلمانوں کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ آج اگر مسلمان امت واحدہ کی صورت میں متحد ہوتے تو عالم کفر کو بھی یہ جرأت نہ ہوتی کہ دنیا کے کسی بھی خطے میں مسلمانوں کو بینی نظر سے دیکھتا۔ حقیقت یہ ہے کہ فلسطین کا دفاع محض مذمتوں بیانات سے نہیں بلکہ جرأت ایمانی کے ساتھ سفارتی، تجارتی اور عسکری اقدامات اٹھانے سے ہی ممکن ہے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

جنگ کا مرحلہ در پیش تھا۔ اس موقع پر اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال خرچ کرنے کا بیان بھی آیا اور منافقین کا طرز عمل بھی بیان ہوا کہ اللہ کی راہ میں جان اور مال خرچ کرنے سے مگر برائے ہیں۔ آج دین مغلوبیت کے دور سے گزر رہا ہے لہذا آج بحیثیتِ امتی ہمارے مال، ہماری صلاحیتوں، ہماری اوقات، ہماری مہارتوں کا بہترین استعمال اللہ کے رسول ﷺ کے مشن کے لیے ہوتا چاہیے۔ لہذا جن کے دل میں ایمان ہے ان کی اولین ترجیح اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہوگا جبکہ جو منافقین میں ان کو اس سے کوئی غرض نہیں ہوگی۔ ان کے بارے میں آگے فرمایا:

﴿ذَسْوَا اللَّهُ فَتَسْبِيحُمْ طَإَّ الْمُنْفَقِينَ هُمُ الْفَسِيْقُونَ﴾ «انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے (بھی) انہیں نظر انداز کر دیا۔ یقیناً یہ منافق ہی نافرمان ہیں۔» (آیت: 27، 26)

یعنی جنت میں پہنچ کر بھی وہ پہنچپے والوں کی فکر کر رہا ہے۔ یہ تعلق پچے ایمان کی بنیاد پر نصیب ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک معروف حدیث میں ہے کہ اہل ایمان ایک جسم کی مانند ہیں، جیسے جسم کے کسی ایک حصے میں تکلیف ہو تو پورا جسم اس تکلیف کو سمجھ سکتا ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں کہ اگر اللہ کی خاطر محبت کرنے والا ایک مشرق میں ہوگا اور دوسرا مغرب میں ہوگا تو اللہ دونوں کو جنت میں ملادے گا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ روز محشر اللہ تعالیٰ سات قسم کے افراد کو اپنے عرش کے سامنے میں جگدے گا۔ ان میں دو دو افراد ہوں گے جو اللہ کی محبت کی وجہ سے ملے اور اللہ کی محبت کی خاطر جدا ہوئے۔ لہذا پچھے ایمان کی بنیاد پر جو تعلق قائم ہوتا ہے وہ بڑا ہی پاسیہ اور خیر خواہی پر مبنی ہوتا ہے۔ چاہیے وہ رشتہ میان یہو یہی کھل میں ہو، والدین اور اولاد کی کھل میں ہو یا کسی دینی اجتماعیت کے ساتھ جائز کے نتیجے میں ہو، ایسے لوگ ایک دوسرے کے مددگار، معاون اور خیر خواہ ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ انہیں آخرت کی فکر ہے۔ وہ ایک دوسرے کے با مقصد ساختی ہوتے ہیں۔ اللہ کی رضا ان کا مقصد ہوتا ہے اور اس کے لیے دنیا میں وہی تقاضوں کو پورا کرنا، رسول اللہ کے مشن کو لے کر چنان اکی ترجیحات میں شامل ہوتا ہے۔ اسی لیے فرمایا:

﴿أَيُّمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقْرِئُمُونَ الصَّلُوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكُوْةَ وَيُطْيِئُمُونَ﴾ (آل عمران: 124)

اللہ تعالیٰ میں محفوظ رکھے۔ زیر مطالعہ آیات میں منافقین کے بیان کے بعد اب آگے آئیں آیت 71 میں مومنین کا بیان ہے۔ فرمایا:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُوْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلَيَاءُهُ بَعْضٍ مِّنْهُمْ﴾ «اور ایمان والے مراد اور ایمان والی عورتیں یہ سب ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔»

منافقین کے لیے اولیاء کا لطف نہیں آیا۔ اس لیے کہ منافقین کا تعلق خود غرضی اور منفاذ پرستی پر مبنی ہوتا ہے، غرض ختم تو

﴿إِذْخُلُوا فِي السَّلَمِ كَافَةً صَ﴾ (ابقر: 208)

میں فرمان ہے:

میں فرمان ہے:

”اسلام میں داخل ہو جاؤ پورے کے پورے۔“

زندگی کے ہر گوشے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت درکار ہے۔ جو لوگ اس معیار پر پورا اتریں گے وہی کامیاب و کامران ہوں گے۔ اسی لیے آگے فرمایا:

﴿أَولَئِكَ سَيَرَبُّ حَمْهُمُ اللَّهُ طِإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (۱) ”میں وہ لوگ ہیں جن پر اللہ رحمت فرمائے گا۔ یقیناً اللہ زبردست، حکمت والا ہے۔“

ہم دعا کیں کرتے ہیں:

﴿وَاعْفُ عَنَّا وَقُلْ وَاغْفِرْ لِنَا فَقَدْ وَأَرْجَمْنَا وَنَذَرْ﴾ (ابقرۃ: 286) ”اور ہم سے درگز فرماتا رہا! اور ہم سے بخشش کرنا! اور ہم پر تحریم فرمانا!“

﴿رَبِّ اغْفِرْ وَأَرْجَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيمِ﴾ (المومنون: ۱۸) ”پر درگزار ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرماء! اور تو تمام رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔“

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا سَكَّةَ وَإِنَّ لَهُ تَعْفُرَ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَسِيرِينَ﴾ (الاعراف: ۲۶) ”اے ہمارے رب! ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر اور اگر ٹوئے نہیں معاف فرمایا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم تباہ ہوئے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“

دعا بھی کرنی چاہیے لیکن مومنین کی درجہ بالا صفات اپنے اندر پیدا کریں گے تو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا۔ ورنہ منافقین کے بارے میں فرمادیا کہ جیسے تم نے اللہ کو بھاول دیا ایسے اللہ روزی قیامت تمہیں بھی نظر انداز کر دے گا۔ یعنی اللہ کی رحمت ان کو نصیب نہیں ہوگی۔ جبکہ ادھر مومنین کی صفات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ ان پر اللہ رحمت فرمائے گا۔ معلوم ہوا کہ اللہ کی رحمت کا مستحق بننے کے لیے ایمان اور ایمان والی دوستی اور اس کے تقاضوں پر عمل ضروری ہے۔ جس میں انفرادی سطح پر بھی اللہ کی بندگی اور اجتماعی سطح پر امر بالمعروف اور نبی عن المنکر کے فریضے کو انجام دینا اور ہمہ وقت اللہ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت کی کوشش کرنا شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نفاق کے طرز عمل سے ہماری حفاظت فرمائے اور سچا ایمان اور اس کے تقاضوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(21 ستمبر تا 2 اکتوبر 2023ء)

جمعرات (21-ستمبر) کو مرکزی اسرہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمع (22-ستمبر) کو قرآن اکیڈمی ڈائینس کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ شام کو لاہور آتی ہوا۔

ہفتہ (23-ستمبر) کو حلقت سایہ بیوال ذوقیون کے سالانہ دورہ کے حوالے سے عارف والا گئے۔ بعد نماز ظہر نو تک شادی بال قبول رہ دیں ”پاکستان کے مسائل اور ان کا حل“ کے موضوع پر اجتماع عام سے خطاب فرمایا، جس میں رفقہ، تنظیم کے علاوہ 230 کے قریب مختلف شعبہ بائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ تقریباً یا 40 بجے بازاری روائی ہوئی۔ دہاری مرکز میں بعد نماز مغرب ”پاکستان کے مسائل اور ان کا حل“ کے موضوع پر اجتماع عام سے خطاب فرمایا۔ اس میں رفقاء کے علاوہ 300 کے قریب مردوں اور 100 کے قریب خواتین نے شرکت کی۔ بعد نماز عشاء عارف والا واپسی ہوئی۔ اتوار (24-ستمبر) کو صبح 9 بجے قرآن مرکز عارف والا میں رفتہ، حلقت کے اجتماع میں شریک ہوئے۔ رفقاء سے ملاقات اور سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ بعد ازاں نئے رفتہ اور ملتزم رفتہ سے بیعت کا اہتمام کیا گیا۔ بعد نماز ظہر حلقت کے ذمہ داران سے ملاقات کی اور سوال و جواب کی نشست ہوئی، جو 3 بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں امام مسجد، قرآن مرکز کے بیٹے کی عیادت کے لیے ان کے گھر جانا ہوا۔ بعد نماز عصر سایہ بیوال کے لیے روائی ہوئی۔ وہاں پر شادی بال جمال روؤں میں ”پاکستان کے مسائل اور ان کا حل“ کے عروان سے اجتماع عام سے خطاب کیا۔ اس میں رفقاء کے علاوہ 300 کے قریب مردوں اور تقریباً 50 خواتین نے شرکت کی۔ بعد ازاں لاہور واپسی ہوئی۔ اس سارے پروگرام کے ذمہ دار نائب ناظم اعلیٰ و سلطی پاکستان اور امیر حلقت شریک رہے۔

بیرون (25-ستمبر) کی صحیح ناصاب قرآنی کے حوالے سے ایک ترقی پر وہ گرام میں شرکت کی۔ بعد نماز ظہر شعبہ عالمیات اور نظامت سے میکنڑیں۔ شام کو کراچی واپسی ہوئی۔

مکمل (26-ستمبر) کو پاکستان نیوی کے ایک کالج میں سیرت انبیٰ سلسلہ تعلیم کے موضوع پر خطاب کیا۔ محترم نیم الدین صاحب، کوہاڈوی صاحب، پروفیسر غلیل الرحمن صاحب اور محمد یحییٰ خان صاحب سے فون پر ارتباط کیا اور ان کی تحریک دریافت کی۔ باقی معمول کی مصروفیات رہیں۔

جمعرات (28-ستمبر) کو مرکزی اسرہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔ بھری ٹاؤن کراچی کے آڈیوریم میں سیرت نبوی سلسلہ تعلیم کے پروگرام میں خطاب کیا۔

بعد (29-ستمبر) قرآن اکیڈمی ڈائینس کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ حلقت شامی کراچی کے ذمہ دار کے حوالے گلشن معمار شام میں 03 صاحب فرش رفتے سے ملاقاً تین کیں۔ بعد نماز عشاء، حلقة کی مسجد زیدہ میں خطبہ مسجد سے ملاقات کی اور ان کی درخواست پر سیرت کے حوالے سے مختصر تکلیف ہوئی۔ رات 9 بجے جامع مسجد مصطفیٰ میں ”نبی اکرم سلسلہ تعلیم سے ہمارا تعلق اور ترقاضے“ کے حوالے سے اجتماع عام میں دعویٰ خطاب کیا، جس میں رفقاء، جو اسی میں سیرت 600 مردوں اور 400 خواتین نے شرکت کی۔

ہفتہ (30-ستمبر) کی صحیح قرآن اکیڈمی یا میں آباد میں 7، 8، 10، 11، 12، 13، 14، 15، 16، 17، 18، 19، 20، 21، 22 گھنٹے ملاقات ہوئی۔ بعد ازاں ایک صاحب فرش سے ملاقات کی۔ 11 بجے دارالعلوم رحمانیہ کے مکتبہ مولانا عبدالحسین مدفنی سے ملاقات کی۔ دو پہر سازھے بارہ بجے تیس کراچی امنڈسٹریل ایریا میں واقع مسجد میں سیرت انبیٰ سلسلہ تعلیم کے حوالے سے درس قرآن دیا۔ شام کو دو پہار رفتہ کی عیادت کی۔ بعد نماز مغرب حلقت کراچی شامی کے ذمہ داران سے ملاقات کی۔ مقامی تعلیم کے تعارف کے بعد سوال و جواب کی طوبی نشست ہوئی۔

اتوار (یکم اکتوبر) صبح 9 بجے قرآن اکیڈمی یا میں آباد میں حلقت کے تمام رفتہ سے ملاقات اور سوال و جواب کا سلسلہ رہا۔ اجتماع کے اختتام پر بیعت مسنوں کا اہتمام کیا گیا۔ بعد نماز ظہر پنچہ اجنبی سطح پر وہی ملکہ، رہی۔ شام میں بزرگ رفتہ لقمان صاحب سے ملاقات ہوئی۔ بعد نماز مغرب اور انگلی ناؤں میں مسجد غفرانیہ کے امام و خطیب مولانا آزاد اور مسجد میں سیرت کے موضوع پر خطاب کیا جس میں دو مقامی علماء بھی بطور مہمان مقرب مدعا ہوتے۔ اس دوران نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان اور امیر حلقت امیر محترم کے ہمراہ رہے۔

سوموار (02-اکتوبر) کو شام میں PAF Bholari میں ایک بڑی مسجد میں بیس کے ناف کے ساتھ سیرت کے موضوع پر خطاب کیا۔ ذکر محمد طاہر خان خاکوائی صاحب سے ارتباط اور ان کی عیادت کا موقع ملا۔ اس دوران نائب امیر مستعلقل آن لائن رابطہ رہا۔

رسوم و رواج کی بے جا پابندی

مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت تنظیم اسلامی

مقدار میں شائع ہوتا ہے۔ اکثر اوقات غریب رشتہ داروں کو تو بلا یا ہمیں جاتا۔

چوتھی خرابی یہ ہے کہ ان رسومات کو پورا کرنے کی وجہ سے شادیاں بڑی عمر میں ہوتی ہیں۔ یا لڑکاں شادی کے اخراجات نہ ہونے کی وجہ سے گھر بیٹھی بیٹھی بڑھی ہو جاتی ہیں۔ پانچویں خرابی یہ ہے کہ بچوں اور بچیوں کی بلوغت کے بعد دیر تک شادی نہ ہونے کی وجہ سے معاشرے میں بے راہ روی بڑھتی ہے۔ بے حیائی عام ہو جاتی ہے۔ زنا بالبجز اور بختی ہر اسکی کے اتفاقات ہوتے ہیں یا پھر لڑکے اور لڑکاں ذہنی مریض ہن جاتے ہیں۔

فوییدگی کی بے جار رسومات:

ہمارے معاشرے میں فوییدگی کے موقع پر بھی بہت سی غیر مسنون رسومات رائج ہیں۔ میت کو گھر کے سجن میں رکھ دیا جاتا ہے۔ رشتہ دار اور محلہ کی خواتین رونے، پہنچنے اور بین کرنے ہی کو تعریف بختی ہیں۔ کافن پر ایک شخصیوس چاک سے کلمہ طیب تحریر کیا جاتا ہے۔ دن کرنے سے پہلے کافن میں ”عبد نامہ“ یا ”شہرہ“ رکھا جاتا ہے۔ عام طور پر فوییدگی کے تیرے روز قل، ہر جھر کوت ہفتہ، دوسرا، پچھلہ اور ہر سال بر سی منائی جاتی ہے۔ اور ہر موقع پر میت کے گھروالے آنے والے رشتہ داروں اور احباب کی خاطر توضیح کرتے ہیں۔ عام طور پر تمماز جنائز میں بھی لوگ ایک دینی فریضہ بھجو کر نہیں بلکہ رشتہ داری نیچانے کے لیے جانا ضروری سمجھتے ہیں۔

پیدائش کی رسومات:

پیدائش پر بچے کے نخیال والوں پر لوازم ہے کہ وہ نہ صرف بچے کے پہنچانے والے ماں باپ اور دادا دادی وغیرہ کے لیے بھی جوڑے لے کر آئیں۔ نو مولود اگر بچے ہے تو اس کے لیے کوئی چھوٹا موٹا زیور بھی ضروری ہے۔ بچے کے ختنہ کی بھی باقاعدہ تقریب منائی جاتی ہے۔ اور لوگوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔

یہ تمام رسومات پورے معاشرے کے لیے بوجھ ہیں۔ جو شخص ان کو بادل خواست جھاتا ہے۔ ان رسومات کو ناروا بھی سمجھتا ہے گھر خاندان اور برادری والوں سے کث جانے کے خوف سے مجبور آنچھاتا ہے۔

سورہ العارف آیت 157 میں تی اکرم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”بِوَاتِعَ كُرِيْسْ لَرْسُولُنِيْ أَمِيْ (سَلَّمَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) كا جسے

ان رسومات سے تو فوری چھکا راحصل کر لیا جائے جن میں ظاہرداری اور دکھاو اغائب ہے۔ اس کے بعد ان رسوم و رواج کی طرف بھی توجہ کر کے ان سے چھکا راحصل کرنا صورتوں میں برقرار رکھا ہے بشرطیکہ یہ شریعت کے کسی واضح حکم ہجم عقیدہ یا دین کے ساتھ وابستگی کی کسی بھی صورت سے متصادم نہ ہوں یا ان رسوم و رواج کے کرنے سے دین کی روح مجروح نہ ہوئی ہو۔ ایسی رسوم و رواج انسانی معاشرت میں خوبصورتی اور دلکشی پیدا کرتی ہیں اور لوگ متعین کے تعقیل و خراب نہ کر دیں۔ علماء کے اس موقف کی تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے کہ گریبانت ہوئی ہیں۔

شادی کی بے جار رسومات:

شادی بیاہ کی رسومات میں سب سے پہلی خرابی تو متعین کی رسم میں ہے۔ علماء نے متعین خفیر رکھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ کہیں فسادی اور حسد لوگ متعین کے تعقیل و خراب نہ کر دیں۔ علماء کے اس موقف کی تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے: ”اپنے کام پورے کرانے کے لیے معاملات کو خفیر کر کر رشتہ دار اور پڑاؤں کی عورتیں شادی والے گھر میں آکر کپڑے سیا کرتی تھیں۔ شادی بیاہ کی تمام رسومات دھوم دھام سے منائی جاتی ہیں۔ شادی بیاہ کی تمام رسومات میں ایک اور خرابی دکھاو اور خاہدواری ہے۔ دلبہا اور دلبہن کا زرق برق بھڑکتا ہوا الباس، دلبہ کی سہرا بندی، گلے میں نوٹوں کے ہار، روپے میں کاوار پھرک اور فوٹو سیشن اس کے بعد بینڈ باجے کے ساتھ بارات روان ہوتی ہے۔

اکثر اوقات حیثیت نہ ہونے کے باوجود نئے ماؤں کی کار کرایہ پر منگاتی جاتی ہے اور اسے سجا جاتا ہے۔ یہ سب دکھاو انبیس تو اور کریا ہے؟

دوسری خرابی ہے پر دلگی اور بے شرمی کی رسومات ہیں۔ دلبہا کی جھبیاں دلبہن کی اگھوں میں سرمد لکاتی ہیں اور اس سے پیسے بھورتی ہیں۔ مہنگی اور ابتن کی رسومات میں خورتیں کھلے بال اور بغیر چادر کے لباس میں ہی میں ہوتی ہیں اور لڑکیوں اور لڑکوں کے اکٹھے دن ہوتے ہیں اور اس نوع کی حرثہ جعلتے کی بے شار رسومات ہیں

تمیری خرابی مبنگانی کے باوجود پیسے کا اسراف ہوتا ہے۔ دلبہا اور دلبہن کے والدین کے ساتھ سمجھانہوں پر بھی شادی میں شرکت بوجھ ہن جاتی ہے۔ انہیں بھی پیسوں کے لفافے دینے پڑتے ہیں۔ کھانا بہت بڑی ضرورتی بنا لیا ہے۔ پچھلے دینداری کا تقاضا تو یہ ہے کہ کام

رسوم و رواج کا تعلق انسان کی خوشی اور غمی سے ہے۔ ہر علاقہ اور قوم کی اپنی رسوم و رواج ہوتی ہیں۔ اسلام نے قومی، علاقائی اور خاندانی رسوم و رواج کو کامنز صورتوں میں برقرار رکھا ہے بشرطیکہ یہ شریعت کے کسی متعین کے عقیدہ یا دین کے ساتھ وابستگی کی کسی بھی صورت سے متصادم نہ ہوں یا ان رسوم و رواج کے کرنے سے دین کی روح مجروح نہ ہوئی ہو۔ ایسی رسوم و رواج انسانی معاشرت میں خوبصورتی اور دلکشی پیدا کرتی ہیں اور انسانوں کو ہذہنی اور نفیسیاتی گھمن سے محظوظ رکھنے میں بہت کارگر ثابت ہوتی ہیں۔

مثال کے طور پر ہمارے باپ دادا کے زمانے میں جب کسی گھر میں کوئی شادی کا موقع ہوتا تو مقامی رشتہ دار اور پڑاؤں کی عورتیں شادی والے گھر میں آکر کپڑے سیا کرتی تھیں۔ شادی بیاہ کی تمام رسومات لیکن ہمارے معاشرے میں متعین کی رسم بھی خوب دھوم دھام سے منائی جاتی ہیں۔ شادی بیاہ کی تمام رسومات میں ایک اور خرابی دکھاو اور خاہدواری ہے۔ دلبہا اور دلبہن کا زرق برق بھڑکتا ہوا الباس، دلبہ کی سہرا بندی، گلے میں نوٹوں کے ہار، روپے میں کاوار پھرک اور فوٹو سیشن اس کے بعد بینڈ باجے کے ساتھ بارات روان ہوتی ہے۔

اکثر اوقات حیثیت نہ ہونے کے باوجود نئے ماؤں کی کار

مہنگی اور ناقص گانے پہاڑ کرتے تھے۔ ان رسوم و رواج کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ لوگ ایک دوسرے سے جڑے رہتے ہیں۔ شادی بیاہ، غمی، بیماری یا کسی عزیزی کی وفات کے موقع پر دورو نزو یک کے رشتہ دار اور احباب کی ایک دوسرے سے ملاقات ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت ہوتی ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے مسائل سے آگاہی ہونے سے لوگ ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔

خرابی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ہم رسوم و رواج کو دین سے کلراو کی صورت میں لاکھرا کرتے ہیں۔ ہم نے اکثر مباح رسومات کو بھی حرام یا کم از کم مکروہ تو ضرورتی بنا لیا ہے۔ پچھلے دینداری کا تقاضا تو یہ ہے کہ کام

اور مثلاً شرعی پرداز و اور شرعی لباس و غیرہ کو روایج دینے میں بھی ذرہ برداشت سے کامنہیں لینا چاہئے۔
لہذا ہمیں چاہئے کہ پیدائش، نکاح، فویضیگی اور تذفین میں متعلق موافق پرمیں ہمیں ہمیں اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مطابق مسنون رسومات کو اپنا سکیں اور ہر قسم کی غیر مسنون رسومات سے اجتناب کریں۔

علاوه از اس ہمارے آباء و اجداد نے جن اچھی باتوں کو روایج دیا ہے ان کو ہم اپنا سکیں اور ہم بھی کوشش کریں کہ اچھی عادتوں اور خوبیوں کو روایج دیں۔ اسی طرح اگر آبا و اجداد کی طرف سے کوئی غلط اور تحقیق رسوم و روایج چل آ رہی ہیں تو ان کو ختم کرنے کی خوبی کوشش کریں اور لوگوں کو بھی ان کو ختم کرنے کی تلقین کریں۔ یاد رکھیں اگر آج ہم نے کسی بھی کو روایج دے دیا تو قیمت تک جو لوگ اس پر عمل کریں تو ان سب کا ثواب ہمیں بھی ملے گا اور اگر کسی برائی کی بینا و دال کر اس دنیا سے چلے گئے تو آخرت میں اس کا وہی ہمیں ہی بھلتا پڑے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں نیکیوں کو روایج دینے اور برے رسوم و روایج کو ختم کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمين یا رب العالمین!



سورہ الہاذب کی آیت 37 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور (اے نبی ﷺ!) جب آپ کہتے تھے اس شخص سے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا تھا اور آپ نے بھی انعام کیا تھا کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اور اللہ سے دروازہ“ اور آپ اپنے دل میں چھپا کر ہوئے تھے وہ بات جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا“ اور آپ گوگول سے ذرہ بے تھے حالانکہ اللہ کا ازیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے ذرہ ہیں۔“

پس جب زید بن عقبہ نے اس سے اپنا اعلق منقطع کر لیا تو اسے ہم نے آپ ﷺ کی زوجیت میں دے دیتا کہ مونوں کے لیے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں کوئی تنگی نہ رہے جبکہ وہ ان سے اپنا اعلق بالکل کاٹ لیں۔ اور اللہ کا فصلہ تو پورا ہو کر ہی رہنا تھا۔“

درج بالا آیت سے ہمیں یہ فتح حاصل ہوتی ہے کہ ہمیں بے جارسوم و روایج کی ڈسٹ کر مخالفت کرنی چاہئے۔ اس بارے میں یہ خوف نہیں لاحق ہونا چاہئے کہ کوئی کیا کہے گا۔ خاندان یا برادری والے ناراض ہوتے ہوں تو ہوتے رہیں۔ ہم نے توہر حال میں رسول اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی دیکھنی ہے۔ اسی طرح خیر و بھائی کے کاموں، دین کی طرف سے مشروع کاموں

پا سکیں گے وہ لکھا ہوا پنے پاس تورات اور بخیل میں وہ نہیں سنی کا حکم دیں گے تمام برائیوں سے روکیں گے اور ان کے لیے تمام پاک چیزوں حلال کرو دیں گے اور حرام کر دیں گے ان پر ناپاک چیزوں کو اور ان سے اتار دیں گے ان کے بوجھ اور طوق جوان (کی گردنوں) پر پڑے ہوں گے۔ تو جو لوگ آپ ﷺ کی تقطیم کریں گے اور آپ کی مدد کریں گے اور بیرونی کریں گے اس نور کی جو آپ کے ساتھ نازل کیا جائے گا وہی لوگ ہوں گے فلاں پانے والے۔“ گویا کہ لوگوں کے لیے ان کی زندگی گزارنا آسان بنا دیں گے۔ یہ بوجھ اور طوق وہ ہے جا اور خود ساختہ پاندیں یاں اور رسومات میں جو محاضرے کے اندر کسی خاص طبقہ کے مقادرات یا نمودرمناکش کی خواہش کی وجہ سے روایج پاٹی ہیں اور بعد میں غریب لوگوں کو بھی اپنیں بھاجانا پڑتا ہے۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب ان کی وجہ سے ایک عام آدمی کی زندگی انتہائی مشکل ہو جاتی ہے۔ اس آیت میں بتارت دی جا رہی ہے کہ جب آخری نبی ﷺ کے سامنے آئیں گے تو وہ انسانیت کی غلط رسومات، خود ساختہ عقائد اور نظام ہائے باطلہ کے بوجھوں سے نجات دلا کر عدل اور قسط کا نظام قائم فرمائیں گے۔

لہذا اگر ہم دنیا کی پریشانیوں اور مصائب سے نجات اور آخری فلاح چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی زندگی نبی اکرم ﷺ کی سیرت سے قریب ترین رہ کر گزارنی ہوگی۔ سیرت کے درجن ذیل واقعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک فتح رسماً کا خود حضور اکرم ﷺ کے ہاتھوں خاتمه فرمایا۔

حضور اکرم ﷺ نے بحث سے پہلے اپنے غلام حضرت زید بن حارثہؓ کو آزاد کر کے اپنی اپانامند بولا ہیتاً قرار دے دیا تھا۔ بحث کے بعد میتے آ کر نبی اکرم ﷺ نے ان کی شادی پر اپنی پچھوپنی را دی، ہمیں حضرت زینب بنت جوشیؓ سے کرادی مگر ان کا نیا نہ ہوسکا۔ وہ بار بار آکر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضرت زینبؓ کو طلاق دینے کی اجازت طلب فرماتے مگر نبی اکرم ﷺ نہیں روک دیتے۔ اس دو دن نبی اکرم ﷺ محسوس فرماتے ہے تھے کہ اگر زیدؓ نے طلاق دے دی تو تالیف قلب کے لیے خود مجھے زینبؓ سے نکاح کرنا پڑے گا لیکن ساتھ ہی آپ ﷺ کو منافقین و مخالفین کی طرف سے منی پر پیگنڈے کا بھی اندیشہ تھا۔ اسی بناء پر

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے "شعبہ تحقیق اسلامی" (IRTS)
کے دریافتظام الہامی عالمہ دافادہ حام کی ویب سائٹ
موبائل فون / آنی فون ایپس

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تمام کتابیں موبائل فون پر مطالعہ کرنے کے لیے

Tanzeem Digital Library: گوگل پلے سور پر لکھیں:

بیان القرآن کی آفیشل ایپ حاصل کرنے کے لیے گوگل پلے سور پر لکھیں:

Bayan ul Quran - Dr Israr Ahmad IRTS

محترم پروفیسر حافظ احمد یاڑ۔ لغات و اعراب قرآن پر ایپ سے استفادہ

کے لیے گوگل پلے سور پر لکھیں: **Lughat o Aerab e Quran**

بھارت کی دشمنی صرف پاکستان تک نہیں ہے بلکہ وہ تمامی دشمنی گروہ
گیندہائیں ہوتے ہیں اسی طبقہ انتہاء مارے رہتے ہیں؛ ذاکر عطا الرحمن عارف

پاکستان دشمن قوتوں کی صورت نہیں چاہتیں کہ پاکستان میں امن ہو، یہ ترقی کی راہ پر گام زن ہو،
اور مستقبل میں اس خطے میں کوئی اہم روں ادا کرنے کے قابل ہو سکے: رضاۓ الحق

دشمن گردی کا خاتمه مگر کیسے؟ کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجربیہ نگاروں کا اظہار خیال



چین نے افغان طالبان کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے اور یہ پر ہر پاکستان کی معیشت اور جمہوری عمل کے تسلیل کے لیے کس قدر نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے؟ ہونے والی دشمنی میں را اور بھارت ملوث بتائے جا رہے ہیں۔ ہمارے حکر انوں نے یہ بیان دے کر اس مسئلے کا محرك تبیان کر دیا ہے مگر اس عین مسئلے کا راہ پر گام زن ہو اور مستقبل میں اس خطے میں کوئی اہم روں ادا کرنے کے قابل ہو سکے۔ ان دشمن قوتوں میں ہمارے پاس؟

سوال: 12 ریج الاؤں کے دن مستونگ اور ہنگو میں ہے کہ ہمارے سامنے ہے اور دشمنی میں را اور بھارت ملوث بتائے جا رہے ہیں۔ ہمارے حکر انوں نے یہ بیان دے کر اس مسئلے کا محرك تبیان کر دیا ہے مگر اس عین مسئلے کا راہ پر گام زن ہو اور مستقبل میں اس خطے میں کوئی اہم روں ادا کرنے کے قابل ہو سکے۔ ان دشمن قوتوں میں ہمارے پاس؟

ڈاکٹر عطاء الرحمن عارف: بھارت کی دشمن گردی صرف پاکستان تک میں ہے بلکہ وہ تو عالمی دشمن گردی ہے۔ کینیت امیں ہونے والے حالیہ واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ 2006ء میں بھی 12 ریج الاؤں تی کو کراچی کے شتر پارک میں دشمن گردی کا واقعہ پیش آیا تھا۔ اس طرح کے واقعات پیش آتے ہیں اور مسئلے کا شروع دن سے ملکی مفاد کو اہمیت نہیں دی۔ اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ پاکستان میں طالبان ایشیش کا خطہ ہے۔ ماضی میں بھی یہ بات کہی جاتی رہی ہے۔ اس کے جواب میں باقی تسلیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کہا کرتے تھے کہ اگر آپ کو طالبان ایشیش کا خطہ ہے تو آپ اصل سوال یہ ہے کہ اس دشمن گردی کا سد باب کیا ہے۔ ظاہر ہے یہ کام کرنا حکومت کی ہی ذمہ داری ہے۔ چاہے اس میں را ملوث ہو، موساد ہو، مگر ائمہ عتبی جس ایکنیزیز ہوں، ان سب کی مداخلت کرو کرنا اور امن کو قائم کرنا حکومت کا ہی کام ہے اس کو یہ کرنا چاہیے۔

سوال: پاکستان میں ایکشن کے انعقاد سے دراصل شریعت کے خلاف ہو، میدیا میں ایسی چیزوں پر وموٹ نہ کریں جو دینی اقدار کے خلاف ہوں۔ یعنی ایسے کام نہ کریں جس سے اسلام کی مخالفت کا تاثر ملے اور اس کو بنیاد بنا کر کوئی دشمن گردی کو ہوادے۔ اسی طرح ابھی کہ ہمارے بعض اخبارات میں شائع ہوئی ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ چین اب پاکستان میں مزید انوشنٹ اور سی پیک میں پیش رفت کے حوالے سے باہمی تبصیر شروع کر دیا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ اس و امان کی صورت حال ہے۔ اس کی طرف سے بھی یہ بات سامنے آئی تھی کہ سعودی عرب کی طرف سے بھی یہ بات سامنے آئی تھی کہ

مرقب: محمد رفیق چودھری

وہ رکھوڑیک پر اجیکٹ میں انوٹسٹ کرتا چاہتا ہے مگر اس کے لیے امن و امان ضروری ہے۔ امن و امان ہو گا تو عطا کو ترقی تھیج کرکن یہو گی۔

مسئوال: ہماری حکومت اس وقت غیر قانونی تارکین طبع خاک طور پر افغان مہاجرین کے خلاف ایکشن میں ہے اور کم نمبر تک ان کو ڈیلائئن دے دی گئی ہے۔ اسی طرح افغان طالبان نے بھی TTP کے ان لوگوں کے خلاف ایکشن لینے کا عنید یہ دیا ہے جو پاکستان میں وہشت گروی میں ملوث پائے جائیں گے۔ کیا ان وہ طرف اقدامات سے وہشت گردی کے واقعات میں کمی ممکن ہوگی؟

ذاکر عطاء الرحمن عارف: ہماری حکومت نے برداشت جو اعلان کیا ہے وہ غیر قانونی تارکین وطن کے حوالے سے ہے لیکن اخبارات میں جس طرح رپورٹ ہو رہا ہے اس سے یگتا ہے کہ یہ آپریشن افغانیوں کے خلاف ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ پاکستان میں اس وقت کل 40 لاکھ افغانی تارکین وطن میں جن میں سے یک محتاط اندازے کے مطابق 11 لاکھ غیر قانونی ہیں۔

منظیم اسلامی دینی اجتماعیت کی بات کرتی ہے، افغان

دینا ہوں گے۔ ریاست اور حکومت کو چاہیے کہ ان کے ساتھ تھا ملائے۔ دہشت گردی خود بخوبی روک جائے گی۔ اگر یہ ان اور سعودی عرب آپس میں با تھوڑے ملا کتے ہیں تو ہم اپنے شہریوں سے بات کیوں نہیں کر سکتے۔ اصل بات یہ ہے 1973ء کے آئین کو بننے ہوئے پیاس سال ہو گئے ہیں مگر اس کی روح کے مطابق اس پر عمل نہیں ہوا جس کی وجہ سے شورش بر جمی۔ ذوالنقار علی پھٹوکا عدالتی قتل ہوا، پھر اکبر گنجی کا براہ راست قتل ہوا، اسی طرح دیگر کئی مادرائے آئین کام ہوئے جس کی وجہ سے حالات خراب ہوئے۔ اب وقت ہے کہ ناراض لوگوں سے با تھوڑے ملایا جائے۔

سوال: دہشت گردی کا پہلا واقعہ پشاور پولیس لائن کی

اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ پاکستان میں طالبان اسلام کا خطرہ ہے۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر اسرار احمد کہا کرتے تھے کہ اگر آپ کو طالبان اسلام کا خطرہ ہے تو آپ Islamization کی طرف آجائیں۔

مدد میں ہوا جس میں 60 سے زائد نمازی شہید ہوئے۔ وہ را
وقت بلوچستان میں امیر جماعت اسلامی سراج الحق صاحب
پر خود کش حملہ کی صورت میں ہوا۔ تیسرا واقعہ باجوہ
میں جے یو آئی کے درکر رکنیوشن میں ہوا۔ اس میں بھی
60 سے زائد شہادتیں ہوئیں۔ چوتھا واقعہ سینئر محمد اللہ پر
قاتلانہ حملہ کی صورت میں ہوا جس میں وہ شدید زخمی
ہوئے اور ابھی تک ہستال میں ہیں۔ اسی طرح اب تک
دہشت گردی کے جو واقعات ہو رہے ہیں ان سب میں
ایک چیز مشترک ہے کہ اکثر دینی طبقہ اور دینی اکابرین
یا نارگٹ بن رہے ہیں۔ دوسرا طرف دینی طبقہ پر ہی
یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ اس کی برین واشنگٹن کی وجہ
سے دہشت گرد پیدا ہوتے ہیں۔ اگر یہ الزام درست
ہے تو پھر ان دہشت گروں کا نارگٹ یہی دینی اکابرین
اور دینی طبقہ کیوں ہیں؟

رضاء الحق: دہشت گرو اور جرائم پیش لوگ ہر معاشرے میں ہوتے ہیں، یہ یوپ میں بھی ہیں، یہود یوں میں بھی ہیں، عیسائیوں میں بھی ہیں، بدھ سنو شیخوں میں بھی ہیں،

انہوں نے جب نظام سنجالا تو پورے ملک پر کنٹرول حاصل کرنے میں وقت لگا۔ اس دوران جب پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات ہوئے اور پاکستان نے احتیاج کیا تو افغان طالبان کی حکومت نے بار بار یقین دہانی کروائی کہ تم دہشت گردی میں ملوث افراد کے خلاف ایکشن لیں گے اور واقعتاً انہوں نے کچھ لوگوں کو گرفتار بھی کیا اور جیلوں میں بھی بھیجا۔ یعنی اب انہوں نے ایکشن

کے ساتھ مذکورات کیے جائیں، تاریخ حقوق کو انساف اور حقوق دیے جائیں۔ ان کے جائز مطالبات کو تسلیم کیا جائے۔ اس طرح ان طبقات کو اپنے ساتھ ملا کر پھر دہشت گروں کے خلاف اقدام کیا جائے تو تب تربیت کے مرکز بھی بنایا جائے۔

ان مقامات کو نارگٹ کرنا آسان تھا۔ اسی طرح 12 ریجیون الاؤل کے جلوس کو نارگٹ کرنا آسان تھا کیونکہ ایسے مقامات اور جلوس میں عام لوگ زیادہ ہوتے ہیں، وہاں سیکورٹی کا بھی کوئی خاص انتظام نہیں ہوتا اور وہاں ایک دھماکہ بہت زیادہ نقصان کا باعث بتتا جس سے کہہ مرپا ہوتا ہے اور دنیا کو یہ تاثر جاتا ہے کہ پاکستان ایک غیر محظوظ ملک ہے۔ دشمن قوتیں چاہتی ہیں کہ پاکستان میں کوئی انوشنٹ نہ ہو اور پاکستان ترقی نہ کر سکے۔

اہن قائم ہو گا ورنہ ڈنگ پڑا پالیسیوں سے کبھی امن قائم ہونے والا نہیں ہے۔

سوال: پاکستان میں دہشت گردی کے اکثر ویژت واقعات کی ذمہ داری TTP مقول کرتی ہے۔ ہماری حکومت کبھی ان سے سیز فائز کرتی ہے اور کبھی مذکورات کرتی ہے۔ پھر مذکورات ختم کر کے ان کے خلاف آپریشن بھی شروع کر دیتی ہے۔ کیا اس طرح کی ڈنگ پڑا پالیسیوں سے دہشت گردی کو روکنا ممکن ہو گا؟

ڈاکٹر عطاء الرحمن عارف: خرابی کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ہماری پالیسیوں میں استحکام نہیں ہے۔ گزشتہ 50 برس میں سے 29 سال تین بڑی سیاسی جماعتوں کی حکومت رہی اور 12 وزیر اعظم تبدیل ہوئے۔ 21 برس کے فوجی دور حکومت میں 5 وزیر اعظم رہے۔ ہر دفعہ جب بھی حکومت تبدیل ہوئی تو پہلے سے جاری پالیسیوں میں یورن لیتے ہوئے تھی پالیسیاں بنائی گئیں۔

نائن ایوں کے بعد بھی ایک یورن لیا گیا۔ ذمہ دولا کے مقام پر فوج کے وقت مدرسے پر فضائی حملہ کر کے 80 حافظ قرآن بچوں کو شہید کر دیا گیا۔ تب حکومت کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا لیکن جب امریکیوں کے ساتھ دوبارہ مذکورات ہوئے ہیں ان میں بھی اس شرط کو دہرا یا گیا ہے۔ اب ہمارے گمراں وزیر خارجہ نے بھی اس چیز کا تذکرہ کیا ہے کہ پاکستان اور افغان طالبان کے درمیان تعلقات کی خرابی کی اصل وجہ TTP ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب افغان طالبان نے حکومت سنچالی تو TTP پہلے سے وہاں موجود تھی اور امریکہ کے خلاف جگ میں افغان طالبان کی مدد بھی کر رہی تھی۔ اب جب افغان طالبان حکومت میں آئے ہیں تو اول تو ان کی تعداد کم تھی۔ دوسرا یہ کہ وہاں ان کی نہ تو باقاعدہ فوج تھی، نہ پولیس تھی، نہ سیکورٹی کا کوئی نظام تھا۔

لینا شروع کر دیا ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر ہمیں ان کی نیت پر مشک ہے تو بھیج کر ان سے بات کرنی چاہیے لیکن اصل بات یہ ہے کہ اب بھی بھی ان کو پورے ملک میں سیکورٹی کا نظام قائم کرنے میں وقت لگے گا کیونکہ ابھی بھی ان کے پاس فوریز کی کمی ہے۔ پاکستان کو چاہیے کہ وہ اپنے پارڈر پر سیکورٹی بڑھائے، خاص طور پر غیر قانونی تاریکین وطن کو روکا جائے۔ پہلے ایران کی سرحد پر بھی بہت سارے واقعات ہوتے تھے ہم نے گفت و شنید کر کے بہت سارے معاملات حل کیے۔ اسی طرح افغان حکومت کے ساتھ بھی بات چیت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ چاہے ہماری دینی جماعتیں ہوں یا سیکولر ہوں ان سب تک بھی پیغام پہنچانے کی ضرورت ہے کہ موجودہ نظام کے اندر جو خرابیاں ہیں ان کو دور کر دیں تو کوئی جگہ نہیں جزوی طور پر حالات بہتر ہو سکتے ہیں مگر اصل اور پائیدار حل وسی ہے جوذا اکثر اسرار احمدؐ بتایا کرتے تھے۔ بتانے والے بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ مبشر سن اور حنیف رائے جو پہلے پارٹی کے بانیوں میں شمار ہوتے ہیں مختزم ڈاکٹر اسرار احمدؐ کے پاس اس غرض سے تشریف لائے کہ ڈاکٹر صاحبؐ کو مزدوروں کے حقوق کے حوالے سے آن بورڈ لے سکتیں۔ ڈاکٹر صاحبؐ نے ان کے سامنے "اسلام کی شاخہ ثانیہ" کرنے کا اصل کام "نامی سماں پر کھا اور بتایا کہ اس طریقے سے پاکستان کو صحیح راستے پر ڈالا جاسکتا ہے۔ آئیے آپ بھی ہمارے ساتھ اس کام میں شامل ہو جائیے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ موجودہ نظام میں جو خرابیاں ہیں ان کو دور کر دیا جائے تو اس میں کوئی جگہ نہیں کر کی مغادر اور بیانی دی اسٹھکام اور بقا کے کچھ قضاۓ ہم پورے کر سکتے ہیں لیکن

دعاۓ مغفرت ﷺ

☆ حلقہ خیر پختونخوا جنوبی، پشاور شہر کے دیرینہ رفیعیں محترم غلام تھا صدوف وفات پاگئے۔

برائے تعریفیت (پیانا): 0300-9397996

☆ حلقہ خیر پختونخوا جنوبی، ذیرہ اسماعیل خان کے رفیق محترم عبدالرشید کے والد وفات پاگئے۔

برائے تعریفیت: 0345-3477552

☆ حلقہ ملائکہ، مقامی تنظیم داروڑہ کے ملتزم رفیق شاہ سید کے بھائی وفات پاگئے۔

برائے تعریفیت: 0306-8703126

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس مندگان کو صبر جیل کی توفیق دے۔

قارئین سے بھی ان کے لیے دعاۓ مغفرت کی اعلیٰ ہے۔

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَأَزْجِنْهُمْ وَأَذْخِلْهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يُسْرِىٰ

تعلیمِ نصاب کا حصہ ہے جائے۔ اسی طرح علماء کے پاس ممبر رسول اللہ ﷺ ہے جہاں سے وہ لوگوں کی تعلیم و تربیت کر سکتے ہیں۔ وہ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں لوگوں کو قتل، رواڑا ری، برداشت اور برداشت کی تعلیم سے محروم ہیں۔ وہ طبقات جو مسکول، کالج، یونیورسٹی کی تعلیم سے محروم ہیں ان کے پاس کم از کم مساجد تو موجود ہیں۔ مساجد کو صرف نماز تک محدود رکھا جائے بلکہ ان کو قوم کی تعلیم و تربیت کے مراکز بھی بنایا جائے۔ لوگوں کو دین سکھایا جائے۔ معروف حدیث ہے کہ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سکھیں اور سکھائیں۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ سب سے پہلے یہیں اپنے آپ کو قرآنی تعلیمات کی روشنی میں درست کرنا ہے۔ اس کے بعد اس کی تعلیم و مسودوں کو دینی ہے۔ دینی طبقات خصوصاً علماء کو مل کر اس پر کام کرنا چاہیے۔ ان شاء اللہ وہشت گردی کو اس طرز پر رکھنے میں بہت مدد ملتے گی۔



قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ“ کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

long run کریں گے تب تک پاکستان کے معاملات حل نہیں ہو سکتے۔ سوال: ہمارے معاشرے کا جو کم علم اور کم فہم طبقہ ہے اس کو وہشت گردی سے بچانے کے لیے سب سے پہلا ادارہ والدین ہیں۔ اس کے بعد اساتذہ کرام اور علمائے کرام ہیں۔ یا اس ضمن میں کیا کروار ادا کر سکتے ہیں؟

ڈاکٹر عطاء الرحمن عارف: اصلًا ذمہ داری تو گھر اور والدین کی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ کا حکم ہے: **﴿قُوَّةً أَنْفَسَكُمْ وَأَهْلِنِكُمْ نَارًا﴾** (آل عمران: 6) ”بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے“ مان لیجیے کہ اس وقت ہم جس وارثیہ کا حصہ ہیں، چاہتے نہ چاہتے وہ ہم پر مسلط گردی گئی ہے، سو شمل میڈیا کے ذریعے یاد گیر ذرائع سے یہ ہمارے گھروں میں داخل ہو چکی ہے لہذا اب والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو دین سے جوڑیں۔ الحمد للہ تیمِ اسلامی اس حوالے سے گھریلو اسرہ کا اہتمام سکھاتی ہے جس کے تحت اپنے گھروں میں روزانہ کی بنیاد پر یا بھتی میں ایک ایک گھر کے تمام افراد بھی کر دین کے حقیقی اور جامع تصور کو سمجھنے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مصروفیات تو بے شمار ہوتی ہیں لیکن ان سب کے باوجود ضروری ہے کہ والدین کم از کم بختے میں ایک بار گھر کے افراد کو دینی تعلیم سے روشناس کرنے کے لیے دینی حافظ کا اہتمام کریں، اپنے بچوں کو قرآن کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کریں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس گھر میں قرآن مجید پڑھا پڑھایا جائے تو فرشتے اس گھر کو گھیر لیتے ہیں اور اس کا ذکر اللہ تعالیٰ اپنی مجلس میں کرتا ہے۔ ایسی مجلس اگر گھر میں قائم ہوں تو اس کے اثرات اور برکات گھر میں آئیں گی۔ معاشرے میں جو وارثیہ چل رہی ہے اس کے برعے اثرات سے بھی گھر کے افراد بچیں گے۔ باقی تیمِ اسلامی ڈاکٹر اس رحمتے نے ہمیں سکھایا ہے کہ بچوں کے ساتھ ختنی والا معاملہ نہیں رکھنا بلکہ ان کے ساتھ دوقت والا انداز رکھنا ہے تا کہ وہ ہر چیز والدین کے ساتھ شیخز کریں اور والدین ان کی بہتر رہنمائی کر سکیں۔ اسی طرح اساتذہ کو بھی کروار ادا کرنا ہے، انہیں بھی کافی روم میں ظاہر کو دین سے روشناس کرانے کی فکر کرنی چاہیے کیونکہ ان کا بھی مستقبل کی تعمیر میں بہت بڑا رول ہے۔ الحمد للہ ہمارے کم سے کم دو صوبوں میں تو قرآن مجید کی تعلیم یونیورسٹی level پر آگئی ہے۔ اللہ کرے کہ سندھ اور بلوچستان میں بھی قرآن کی

ڈاکٹر اس راحمہ ﷺ کے قائم کردہ طباعتی ادارے مکتبہ خدام القرآن

کی کتب حاصل کرنے کیلئے
آفیشل آن لائن بک سٹور

www.maktaba.com.pk

WhatsApp #

0301 111 53 48

مکتبہ خدام القرآن لاہور

CASH ON
DELIVERY

جزریش وار فیر

ڈاکٹر انوار علی

دہشت گردی کا فروع اور اس کے لیے ملی معاشر کی نیکناں لوچی کا استعمال، اینٹی سیکولر نت ہتھیار، سائبری اور فیزی کے تحت مالیاتی اهداف پر جعلی بھی شامل ہیں۔

گزشتہ دو تین دبایوں میں الکٹرونیک میڈیا ایک سیالاب کی بہیت اختیار کرتا چلا گیا۔ مئے نئے خنیٰ نیلی ویژن چینیوں کا آغاز ہوا۔ نیوز اور کرنٹ افیئر کی دوڑ میں حق اور جھوٹ میں تیزی پڑی چلی گئی۔ اور پھر اس سیالاب نے تیز تر طوفان کی شکل اختیار کر لی جب انسان نے اپنے آپ کو اُن وی کے حمر سے آزاد کرو کر پوری کائنات کو اپنی الگیوں کی پوروں کے گرد گھمانے کا طریقہ ڈھونڈ کالا! انہیں نے سوچ میڈیا کو جنم دیا جس نے معلومات کی پثاری بر پڑھے، جوان اور بڑھے کے ہاتھ میں تھادی اور سینیس سے فتح ہے جزریش وار فیر میں تیزی اُنگی۔ جہاں پہلے پر اپنگنے کے لیے اُنی اور ریڈ یوکا سہارا ایسا جاتا تھا تو نظریات کی جنگیں سوچ میڈیا پر لڑی جاتی ہیں۔ یہ پہنچی لڑائی ہے۔

اس کا شکار ہونے والے اس کے ہاتھوں تباہی کے دہانے پر پہنچ کر بھی اس کا ساتھ چھوڑنے کو تیار نہیں بلکہ اس کے بغیر جیسے کتاب کوئی تصویر بھی نہیں ہے۔

ذرا سوچنے! سوچ میڈیا پر ہمارے ہر کلک پر ہماری شاخت و درسے تک پہنچ رہی ہوتی ہے۔ ہم کہاں ہیں، کیا کہ رہے ہیں، کس سے مل رہے ہیں، ہماری پسند و ناپسند کیا ہے؟ ہمارے رجحانات کیا ہیں، ہماری شخصیت کے راز کیا ہیں، ہم کیا سوچ رہے ہیں؟ اتنا تو ہم اپنے بارے میں نہیں جانتے جتنا ہمارے دشمن ہمارے بارے میں جان سکتے ہیں۔ وہ جو چاہیں سوچ ہمارے ذہنوں میں اور جو چاہیں الفاظ ہمارے مندیں ڈال سکتے ہیں۔

فتح جزریش وار کے متعلق دو کہاویں بہت مشہور ہیں، ایک یہ کہ "یہ وہ جنگ ہے جسے چیختے کے لیے ضروری ہے کا سے لڑاہی نہ جائے"۔ اور دوسرا یہ کہ "انسانی دماغ اب جنگ کا میدان کارزار ہے جس نے اسے مستحکر کیا وہ ہی ٹھہر اوقت کا بادشاہ"۔ اس جنگی حکمت عملی میں سب سے اہم کوڈ امریڈیا کا ہے جو انسانی ذہنوں کو مستحکر کرنے کے کام آتا ہے۔

فتح جزریش وار کا شکار تو مسلم وغیر مسلم ممالک دونوں ہی رہے ہیں البتہ ایک حد تک دنیا پر قابل طاقتیں چونکہ اپنے اهداف حاصل کر بھی ہیں البتہ اس وار فیر کی الگی شکل

کچھ غلطیت اسی جنگ سے گزر رہے ہیں۔ البتہ دنیا میں 80 کی دہائی میں استعمال ہونا شروع ہوئی۔ آج پوری دنیا میں اہم پہلوی تھا کہ شمن کو زیر کرنے کے لیے میدان جنگ سے باہر بھی منصوبہ بندی کی جائے۔ اور پھر زمانہ آیا اُن وی کے حمر سے آزاد کرو کر پوری کائنات کو اپنی الگیوں کی پوروں کے گرد گھمانے کا طریقہ ڈھونڈ کالا! انہیں نے سوچ میڈیا کو جنم دیا جس نے معلومات کی پثاری بر پڑھنے والا تھا نہیں ایکٹر زکار کوڈ امریڈیا ہو گیا۔ کسی ساتھ ساتھ ان سیٹ ایکٹر زکار کوڈ امریڈیا ہم ہو گیا۔

فار فیر کی تھیوریاں اب ملکوں کی پالیسیاں بنتی جا رہی (تازا حصہ) کی تھیوریاں اب ملکوں کی پالیسیاں بنتی جا رہیں۔ ایک زمانہ تھا جب جنگیں تیروں اور تلواروں سے لڑی جاتی تھیں۔ ایسی جنگوں میں فتح کا دار و مدار نوجوانوں کی تعداد اور ان کے جذبے پر محض ہوا کرتا تھا۔ وار فیر کی اصطلاحی تھیم کے تحت یہ جنگیں فرشت جزریش وار کھلا فی ہیں۔ اس کے بعد بندوقوں اور توپوں کا زمانہ آیا اور جنگی میدان میں جیت کا دار و مدار انسانی قوت کے ساتھ ساتھ ان کے اسلئے کے مقدار و معیار پر بھی ہوتا چلا گیا۔ ان جنگوں کو سینئر جزریش وار کہا جاتا ہے۔ پہلی جنگ عظیم اسی کی مثال ہے جو 1914ء سے 1918ء تک لڑی گئی۔

اس کے بعد جو ترقی انسان نے جنگی میدان میں کی اس کی مثال بھی تاریخ میں نہ ملتی تھی۔ میرزاں ایجاد ہوئے طرح طرح کے تھیار جہاز، نینک اور میرزاں نہیں بلکہ سفارت کاری، پاکسیر، اُن وی، ریڈ یو، اخبار، سوچ میڈیا اور فلم ہیں۔ اس لڑائی کا میدان زمین نہیں بلکہ انسانوں کے ذہن ہوتے ہیں۔ وہ سرے لنقوں میں انسانوں کو نہیں بلکہ ان ہواؤں میں جنگی طیارے اور سمندروں میں آبدوزوں کی تباہ کر دینے والی نت نئی تھیں مقابله کا میدان بن گئیں۔

ان جنگوں کو تھرہ جزریش وار کا نام دیا گیا۔ وہ سری جنگ عظیم اس کی بڑی مثال ہے جو 1939ء سے 1945ء تک جاری رہی اور انسانوں نے تباہی اور ہلاکت جزری کے نئے ریکارڈز قائم کئے۔ اب تک کی ذکر کردہ تمام وار فیر ز کی خاص بات یہ رہی کہ یہ جنگیں افواج کے درمیان لڑی جاتی رہیں اور میدان جنگ میں دوست اور دشمن کا فرق واضح رہا۔ نت نئے تھجربات اور نیکناں لوچی کا درمیان لڑی لیں، اب ایک عام سے بات ہو چکی ہے۔ اس جنگ میں

کوہ ہوادے کے کر عوام کو آپس میں لڑانا اور انہیں اتنا کمزور کر دینا کہ باوجود اس کے کہ ان کے پاس ہر شے ہوتے ہوئے وہ ذہنی تکشیت و ریکت اور پسپائی اختیار کر جنگ کو آگے سے آگے لے جاتی رہی اور اب بھی دنیا کے

بے کہ امت کے مذہبی اور سیاسی قائدین اپنے تمام تر مقنادات سے بالاتر ہو کر دشمن کی اس چال کے خلاف ایک ہوجا گی۔ امت اور اسلام کا در در رکھنے والے ذہین لوگ اپنی صاحبوں کو اس جنگ میں اپنوں کو بچانے کی خاطر لگانے اور کھپانے کا عزم کریں۔ ورنہ قریب ہے کہ خدا انخواست نام کے مسلمان تو شاید نظر آ جائیں مگر اسلام کہیں نظر نہ آئے گا۔

دعاۓ صحت کی اپیل

- ☆ تنظیم اسلامی کے سینئر فرق اور ذا اکٹ اسرار احمدؑ کے
دست راست محترم ذا اکٹ عبد الجمیع کا ہائی پاس
آپریشن ہونے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مسترہ عطا فرمائے۔
قارئین اور فرقۃ واحباب سے بھی ان کے لیے دعا مخت
کی اپیل کی جاتی ہے۔

اللَّهُمَّ أَذْهِبْ إِلَيْنَا سُوءَ النَّاسِ وَأَشْفِعْ أَنْتَ
الشَّافِعُ لِأَشْفَقَاءَ إِلَّا شَفَاؤُكَ شَفَاَهُ إِلَّا يُغَاثِرْ سَقَمًا

شعبہ خط و کتابت کو روزگی ہارنے میں ایک اور سبک میل کا اضافہ ॥

آن لائن کورس

- کیا آپ جاننا چاہتے ہیں؟ از رودے ترقی حاصلی دینی ذمہ داریاں کیا ہیں؟
 سُنیٰ اور ترقی کی اور چہارادو قلائل کی حقیقت کیا ہے؟
 کیا آپ دین کے جامع اور حکم کی صورت واقعیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟
 کیا آپ ترقی حکم کی فکری اساس اور نیازی اُنکی بھلیات سے روشناس
 ہونا چاہتے ہیں؟
 کیا آپ حقیقی جاگہ میں اسلام پر ہونے والی تغیری کا مناسب اور مدل
 جواب دینے کی ایمت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

٢٦

حدوٰ کری اجنب نہاد اکثر اسلامی حرم و مفترے کمرت کرد
”مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب“ پری
”قرآن حکیم کی تحریر و عملی راستہ کردن“ سے استفادہ کئی
یکوں (جایک) سے بذریعہ خود و کتابت کر جایا جارہا ہے
شاقین علوم قرآنی کی دریخواہیں پر

جس کو یا تو سکس جزیش وار(6th generation) war) کا نام دیا جائے یا فتح جزیش وار کا ایڈ و انڈ فیر (Advanced phase) کہا جائے، کاشکار با شخصیں اسلامی ممالک اور مسلمان ہیں۔ پہلے جائزہ لیتے ہیں کہ فتح جزیش وار فیر کے استعمال سے اسلام خلاف طاقتیں اب تک کیا کچھ حاصل کر سکی ہیں۔

ہم دیکھ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کی نئی نسل اب اپنی تہذیب سے بے ذرا بے وہ لباس ہو یا اپنی زبان، اب ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھے جاتے ہیں۔ رہنم، طرزِ معاشرت اور یہاں تک کہ طرزِ معیشت بھی اب غیروں کا ہی بھلاکتا ہے۔ تمیز کا لفظ اب مذاق بن کر رہا گیا۔ والدین اور اولاد کا رشتہ ہو یا شوہر اور بیوی کا، الغرض کا فیلی الائچ تقریباً مغرب زدہ ہو یوگی۔ ”حیمت نام“ ہے جس کا گئی تجویر کے گھر سے۔“ اچنچھی کی بات نہیں رہ گئی (الاماں الحفظ)۔

پاہندی شریعت لوگوں کے ذہنوں میں ایک ڈرائی نے خواب کی حیثیت اختیار کرچکی (الاماشاء اللہ)۔ باصلاحیت نوجوان اپنا محفوظ مستقبل صرف اور صرف اسی صورت میں دیکھ رہے ہیں کہ وہ کسی ترقی یافتہ ملک میں جائیں۔ سیاسی میدانوں میں علم اب چہلا کے ہاتھوں میں ہے۔ تعلیمی نظام فرسودہ ترین ہو چکا ہے جس پر ایک مافیا قابض ہے اور لوگ اپنے بیچوں کو ای تعلیمی نظام سے گزارنے پر مجبور ہیں۔ میدیا کے ذریعے صحیح اور غلط اب غلط ملط کئے جا چکے ہیں۔ مسجد اور مہراب کونا قابل اعتبار قرار دیا جا چکا ہے۔ اور سب سے برایک علماء حق کی شخصیتوں کو علماء سوہ کے ذریعے دادا یا گیا ہے۔

کوہ یونگال بنالیے گئے ہیں۔ اسی ہی ایک طالبہ کو ایک مغربی ملک سے ایک سال کی امتحان پر کے بعد واپسی پر دیگر طالبہ کے سامنے اٹھا رہا تھا جیل کا موقع دیا گیا تو اس نے پہلا جملہ ہی کہا کہ ”ہمیں بتایا گیا تھا کہ یہ بودی برے ہیں اور ہمارے دشمن ہیں جبکہ یہ بات غلط ہے۔“ غور فرمائیے آگے آتے والا درود تو ریشمیل اینل جنس (AI) کا دور ہے، ہولوگرام (Holograms) کا دور ہے اور یہ فتنے کیائی شکل اختیار کرنے جا رہے ہیں سوچ کر ہی کیجیے منکر کو آتا ہے۔

اب ہم آتے ہیں اس سے بھی زیادہ نظرناک پہلو کی طرف جیسا کہ عرض کیا گیا کہ بات اب فتح جزیرہ وار تک نہیں رہی بلکہ یہ جنگ اس سے آگے جا چکی ہے۔ اس ماؤنٹن وار فیر کا ہدف اب تہذیب اور معاشرت سے بڑھ کر ایمان اور عقیدہ ہو چکے ہیں۔ میڈیا اور بالخصوص سوچ لیڈری پر تفریخ کے نام پر جو سماجی ہے وہ نہ صرف نوجوانوں بلکہ بڑھوں کو بھی اس سیالاں کے ساتھ بھاکر لے جا رہی ہے۔ ایمان بالآخرہ اب ایک fantasy بنادا گا ہے۔ ایمان بالرسالت کی ایجت اور اس کے

بہر حال ضرورت اس امر کی ہے کہ امت کو اب تقاضوں کو جدید دور کے تقاضوں کی بھیث چڑھایا جارہا ہے۔ انکار سنت کا فتنہ اب غیر محسوس طریقے سے مسلمان نوجوانوں کا نگل رہا ہے۔ ذہن سازی کس حد تک کر دی گئی ہے اس بات سے اندازہ لگائے کہ نمازی اور

امنددا
اب یہ کوں آن لائے (ONLINE) بھی شروع ہو چکا ہے

لائے رابطہ: انجمن شعبہ خط و کتابت کو سزا،
قرآن آکیڈمی: K-36، ماذل ناون لاہور

E-mail:distantlearning@telezoom.org

امیر تنظیم اسلامی کا تین روزہ دورہ حلقہ پنجاب جنوبی

امیر محترم شجاع الدین شیخ ناظم اعلیٰ سید عطاء الرحمن عارف کے ہمراہ حلقہ پنجاب جنوبی کے سالانہ دورہ کے سلسلے میں یکم ستمبر بروز جمعہ بعد نماز مغرب قرآن اکیڈمی ملتان پہنچ۔ نائب ناظم اعلیٰ محمد ناصر بخشی صاحب بھی عارف والا سے قرآن اکیڈمی ملتان میں تشریف لائے۔ امیر حلقہ پنجاب جنوبی کی رہائش پر عشاںیے کے لیے تشریف لے گئے اور رات 9:00 بجے قرآن اکیڈمی واپسی ہوئی۔

02 ستمبر 2023 بروز ہفتہ نماز مغرب کی ادائیگی و آرام کے بعد 08 بجے تنظیم اسلامی ملتان شہیلی کے بزرگ رفیق شیخ حفظہ الرحمن گھر ملاقات کے لیے تشریف لے گئے۔ جہاں پر اسرہ و اپنے اٹاؤں کے نقیب مرزا سیمین بیگ اور نائب نقیب انور خان اپنے اسرہ کے رفقاء کے ہمراہ استقبال کے لیے موجود تھے۔ جس میں محترم جناب ڈاکٹر محمد طاہر خان خاکوافی بھی مدعا تھے۔ ملاقات اور ناشت کے بعد تقریباً سیاڑھے نو بجے وہرے بزرگ رفیق جناب نصیر احمد خان کی رہائش گاہ پرانے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے۔ ان کی رہائش گاہ پر ایک آرچ ڈاسرہ کے نقیب احمد خان امیر محترم کے استقبال کے لیے موجود تھے۔ محترم نصیر احمد خان مرکز تنظیم اسلامی گزہی شاہو لاہور میں عرصہ 30 سال تک خدمات سر انجام دیتے رہے ہیں اور 2017 سے ملتان میں رہائش پذیر ہیں۔

دن 11:00 بجے قرآن اکیڈمی ملتان میں علماء کرام سے ملاقات کی۔ 18 علماء کرام سے باہمی تعارف کے بعد بقاۓ پاکستان مہم کے حوالے سے مختصر گفتگو فرمائی اور علماء کرام کے سوالات کے جواب دیئے۔ یہ ملاقات نماز ظہر تک جاری رہی۔ بعد نماز صدر امیر محترم نے تنظیم اسلامی ملتان شہر کے نئے مقامی امیر محمد رمضان قادری سے قرآن اکیڈمی میں ہی ملاقات کی۔

خطاب عام: 02 ستمبر بروز ہفتہ کو بعد نماز مغرب آئندہ میل مارکی طارق روڈ ملتان میں امیر تنظیم اسلامی محترم جناب شجاع الدین شیخ کے خطاب عام کا اہتمام کیا گیا۔ امیر محترم نے نماز مغرب آئندہ میل مارکی میں ادا فرمائی۔

خطاب عام پر وہ میں کا آغاز بعد نماز مغرب 00:07 بجے تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جلسہ گاہ میں نقاہت کی ذمہ داری ناظم تربیت حلقہ پنجاب جنوبی محترم جناب عثمان صابر نے سر انجام دی۔ امیر محترم نے ”پاکستان کے مسائل اور ان کا حل“ کے موضوع پر پون گھنٹہ خطاب فرمایا۔ انہوں نے پاکستان کے موجودہ حالات، مہنگائی، موجودہ سیاسی پہنچاماً آرائی اور غربت کی پڑھتی ہوئی حالت پر وہی ذائقہ اور ان مسائل سے چھکا راحصل کرنے کے لیے مختلف طریقے بائے تبدیلی مثلاً انتخابات، فوجی حکومت اور پرتشدد طرز تبدیلی پر وہی ذائقہ اور سیرتِ محضی سائنسیتی سے ماخوذ طریقہ انتخاب کوئی مستقل اور پائیدار طریقہ انتخاب بتایا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کا قیام لا الہ الا اللہ بنیاد پر ہوا تھا اور جب تک پاکستان میں اسلامی نظام حکومت قائم نہیں کریں گے اس وقت تک ان مسائل سے چھکا راحصل کرنا ناممکن ہے۔ اس پر وہ میں تقریباً 800 افراد نے شرکت کی۔

03 ستمبر صبح 08:00 بجے تلاوت قرآن مجید کے بعد امیر تنظیم اسلامی محترم

امیر تنظیم اسلامی کا حلقہ سایہوال ڈویژن

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ 23 ستمبر 2023 بروز ہفتہ دن 12 بجے امیر حلقہ کے دفتر عارف والا پہنچ۔ جہاں پر محمد ناصر بخشی نائب ناظم اعلیٰ و اسٹولی پاکستان، ملک یافتات ملی امیر حلقہ سایہوال ڈویژن اور ملک عبد الرحمن ناظم دعوت حلقہ سایہوال ڈویژن نے امیر محترم کو خوش آمدید کیا۔ میزبانی کا اعزاز ملک یافتات ملی امیر حلقہ سایہوال ڈویژن کو حاصل ہوا۔

امیر محترم نے ظہر تک آرام فرمایا۔ نماز ظہر کی ادائیگی کے لیے قرآن مرکز عارف والا تشریف لے گئے۔ نماز کے بعد عمومی اجتماع سے خطاب کے لیے نور محل شادی ہال تشریف لے گئے۔ شہر سے مختلف شعبہ بائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے کشیر تعداد میں شرکت کی۔

امیر محترم نے ”پاکستان کے مسائل اور ان کا حل“ کے عنوان پر اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے مسائل کا حل اللہ کے دینے ہے ”نظام عمل اجتماعی“ اپنائے میں ہے۔ ہم نے جس بنیاد پر پاکستان حاصل کیا تھا اس بنیاد کو مضبوط کریں گے تو ہم پاکستان مضبوط ہو سکے گا۔ پر وہ میں کے بعد کچھ دیر آرام کے بعد امیر محترم مرکز تنظیم اسلامی وہاڑی کے لیے روانہ ہوئے۔

مرکز تنظیم اسلامی وہاڑی پہنچ کر امیر محترم نے نماز مغرب ادا کی اور اس کے بعد عمومی اجتماع سے خطاب فرمایا۔ اس اجتماع میں کثیر تعداد میں مرد و خواتین نے شرکت کی۔ خطاب کے بعد امیر محترم وہاڑی عارف والا کے لیے روانہ ہوئے۔

24 ستمبر 2023، امیر محترم 09:00 بجے رفقاء حلقہ سایہوال ڈویژن کے ساتھ نشست کے لیے قرآن مرکز عارف والا تشریف لے آئے۔ اس میں 110 رفقاء نے

منعقدہ ہوا۔ شوکت اللہ شاکر نے ”موت کی حقیقت“ پر درس قرآن دیا۔ اس کے بعد آفتاب سمیں نے ”افق فی سیل اللہ“ پر درس حدیث دیا۔ انہوں نے اتفاق کی ترغیب، برکات اور موت کے وقت آسانی پر گفتگو کی۔ اس کے بعد مہمان مقرر ڈاکٹر مقصود نے ”بقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام“ پر سر حاصل گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ بقائے پاکستان تب ممکن ہو گا جب اس ملک میں اسلام کا نفاذ ہو گا۔ اس کے بعد اطلاع سمیں نے ”قرآن اور علم“ پر بیان کیا۔ انہوں نے قرآن کی حقانیت اور حفاظت پر مدد بحث کی۔ رفیق تنظیم جبیب علی نے حقوق العباد کو بیان کیا۔ انہوں نے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد پر بھی توجہ دینے کی اہمیت واضح کی۔ محترم گل نواب نے ”جماعت زندگی کی اہمیت“ مشاون اور واثقتوں سے واضح کی۔

آخر میں امیر حافظ محترم ممتاز بخت نے رفتہ کا ٹکریہ ادا کیا۔ انہوں نے رفقاء کو قرآن و حدیث کے دروس قائم کرنے، اسراروں کی بحالی اور تنظیم کے پروگراموں میں اپنی حاضری بتیں بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ اس پر ڈرام میں 50 سے زیادہ رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ سب رفقاء و احباب کو جزاء خیر دے اور دین پر استقامت عطا کرے۔ آمين یا رب العالمین!



شرکت کی۔ دوران پر ڈرام نے شامل ہونے والے رفقاء کے لیے مبتدی / ملتمم بیعت کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ جس میں 25 کے قریب نے رفتہ سے امیر تنظیم نے بیعت لی۔ یہ اجتماع نماز ظہر تک جاری رہا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد امیر محترم نے رفقاء کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ اس کے بعد محقق ساہیوال ڈویژن کے ڈیڈاران کے ساتھ امیر محترم کی نشست 00:30 بجے تک جاری رہی۔

امیر محترم 03:40 بجے ساہیوال کے لیے روانہ ہو گئے۔ ساہیوال پہنچنے پر مقامی امیر عبداللہ سلیم صاحب کے گھر گئے۔ چائے اور نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد نوچل شادی ہال محل رود ساہیوال میں عوامی اجتماع سے خطاب کیا۔

اس پر ڈرام میں 300 کے قریب مرد اور 50 کے قریب خواتین شریک ہو گئیں۔

امیر محترم نے ”پاکستان کے مسائل اور ان کا حل“ کے عنوان پر اجتماع سے خطاب کیا۔ بعد از خطاب امیر محترم لاہور کے لیے روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سب رفقاء و احباب کی کاوشوں کو بقول فرمائے۔ (رپورٹ: ملک بیاتی مل، امیر حافظ ساہیوال ڈویژن)

حلقة ملائکہ کے زیر اہتمام سو سال میں سہ ماہی پر ڈرام

27 اگست 2023ء کو حلقة ملائکہ کے زیر اہتمام سو سال میں سہ ماہی پر ڈرام

داعی رجوع الی القرآن، باقی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر احمد رحمۃ اللہ علیہ
کے شہرہ آفاق دورہ ترجمہ قرآن پر مشتمل

بیان القرآن

ترجمہ و مختصر تفسیر

اب دوانداز سے دستیاب ہے

2 متعدد اضافی خوبیوں کا حامل، طبع جدید

قرآنی رسم الخط • تفسیری سائز • عمده مفید کاغذ • مضبوط مرکوجلد

2560 صفحات پر مشتمل، چار جلدیوں میں

کمل سیٹ کی قیمت: 9600 روپے

خوبصورت نائلن • سفید کاغذ • معیاری طباعت

2935 صفحات پر مشتمل، سات جلدیوں میں

(اگلے جلدیں بھی دستیاب ہیں!)

کمل سیٹ کی قیمت: 6000 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور - K-36، ماؤنٹاؤن لاہور، ٹوون 3- (042) 35869501

TANZEEM-E-ISLAMI
PRESS RELEASE: 8 OCTOBER
(Shujauddin Shaikh)



“Palestinian Muslims have the right to retaliate against the occupation of Zionists.”

Lahore (PR): “Palestinian Muslims have the right to retaliate against the occupation of Zionists.” This was said by the Ameer of Tanzeem-e-Islami, **Shujauddin Shaikh**, in a statement. The Ameer said that illegitimate Zionist Israel has illegally occupied Palestinian land for the past 75 years. Zionists from all over the world were brought in to settle after demolishing Palestinian homes. The agenda to level the Al-Aqsa Mosque and establish a Greater Israel is being pushed relentlessly. Attacks targeting the Al-Aqsa Mosque, West Bank, Jenin, Jerusalem and Gaza are frequent. Every Israeli citizen is a trained soldier who persists in a state of war against Palestinian Muslims. Considering all this, it is the prerogative of the Palestinian Muslims to expel illegal Zionists from the Holy Land, and retaliate fully to reclaim their territory. He said that it is a test for all Muslim countries at this crucial time that whether they support the truth or surrender to Israel. Whether they rush to the aid of the Palestinian Muslims and strengthen their footing, or become an obstacle in their path. He said that Israel, which has been a vehement aggressor for the past 75 years, is being portrayed as a victim in western media, and the genocide of Palestinian Muslims has been accelerated. Muslim countries are being unprecedentedly pressured into recognizing the illegal Zionist state and assisting it. Addressing the government of Pakistan, as well as leaderships of other Muslim countries, he said that at this crucial junction, everybody should mobilize for not only complete moral, diplomatic and financial support of Muslims in Palestine, but also enter the fray for military assistance. It must not be forgotten that those who support the illegal Zionist state will inevitably face a scathing judgment in history. The Ameer concluded by making Dua for the triumph of the Muslims of Palestine.

Issued by:

Ayub Baig Mirza

Markazi Nazim Nashr o Ishaat

Tanzeem e Islami Pakistan

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH
SYRUP

Acefyline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین
کھانسی کا شربت
شوگرفی
میں بھی دستیاب ہے

بر قسم کی کھانسی میں
یکسان مفید

